تنزل الرحمة عند ذکر الصالحین

صالحین کے ذکر کے وقت اللہ عزوجل کی رحمت نازل ہوتی ہے

مظہر اسرار اشرفی، منظر انظار شگرفی حاجی الحرمین الشریفین، زبدۃ الآفاق مرضی الاخلاق مہبط انوار مشیخت علی الاطلاق شیخ الاسلام والمسلمین الحافظ القاری مولانا ابوالحسن

سید عبد الرزاق نور العین الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ

الِ رسول احمد الصّدیقی کٹیہاری

Published By: Jamia Ahsanul Banat Katihar

نذرانہ عقیدت

حضور تاجدار کربلا، سید الشہداء مظہر شجاعت و شخاوت نبوت، پیکر عشق و محبت و صبر و استقامت، سید شباب اہل الجنت، مقصد اہل عقیدت و محبت، ریحانِ **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وسلم، دلبند **علی المرتضیٰ** کرم اللہ وجہہ الکریم، نور دیدۂ مخدومہ کائنات **سیدہ فاطمہ زہرا** رضی اللہ عنہا، راحت جان امام **حسن مجتبیٰ** رضی اللہ عنہ، امام عالی مقام فخر کونین **سید الشہداء سیدنا امام حسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا نورروحہ، اوصل الینا برکاتہ وفتوحہ، حضور پر نور غوث الاعظم محبوب سبحانی **الشیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر** الحسنی **الحسینی** الجیلانی رضی اللہ عنہ، تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان اوحد الدین قدوۃ الکبریٰ مخدوم **سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مجمع البحرین حاجی الحرمین الشریفین اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء مرشد العالم محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابواحمد المدعو **محمد علی حسین اشرف اشرفی** میاں الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا **الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی** قدس سرہ اور دیگر تمام اولیائے کاملین عارفین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مقدس و مکرم و معزز بارگاہوں میں اپنی اس کاوش کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہاہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور وسیلے سے قبول فرماکر تمام مؤمنین والمؤمنات کی مغفرت فرمائے آمین۔

فقیر قادری گدائے اشرف سمناں

آلِ رسول احمد الصدیقی الاشرفی القادری کٹیہاری

المملکۃ العربیۃ السعودیہ

فہرست

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ

راستہ ان کا جن پر اللہ نے انعام فرمایا

زیر نظر کتاب جو کہ حضور مخدوم الآفاق شہزادۂ غوث الاعظم شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مخدوم سید عبد الرزاق نور العین اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ سجادہ نشین اول حضور غوث العالم حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ کچھوچھہ مقدسہ (یوپی، انڈیا) کی سیرت پاک پر لکھی گئی۔

الحمد للہ اس فقیـــر نے اس کتاب کو اول تا آخر پڑھی، موصوف نے بڑی جانفشانی کے ساتھ مواد جمع کیا اور اپنی تحقیق سے مدلل کتاب، سیرت حضرت سید عبد الرزاق نور العـین، عوام تک پہونچانے کی کوشش فرمائی، اس پُر فتن دور میں ضرورت ہے کہ سیرت اولیاء اللہ اور ان کے کمالات و کرامات کے ذریعہ عوام الناس کے دلوں کو جلا بخشا جائے، جو موصوف نے کر دکھایا۔

اولیاء اللہ کے ذکر سے کئی فائدے ہوتے ہیں ایک یہ کہ ان محبوبین کا ذکر کرتے، لکھتے، پڑھتے اور سنتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ دوسرے ان کے ذکر سے دل کو سکون و اطمنان حاصل ہوتا ہے اور ان محبوبین کے فیضان کرم سے فیضیاب ہونے کا ذریعہ بھی۔

حضرت الحاج آلِ رسول احمد الصدیقی الاشرفی القادری کٹیہاری مد ظلہ العالی قابل مبارکباد ہیں کہ انعام والوں (اولیاء اللہ) کی سیرت اور ان کے کمالات و کرامات پر کتابیں تصنیف فرما کر عوام الناس تک پہونچانے کی کوشش فرماتے رہتے ہیں، مولائے کریم موصوف کو علم ظاہری و باطنی سے سرفراز فرما کر اور اپنا مقرب خاص فرما کر انہیں انعام والوں میں شامل فرمالے۔

مولائے کریم اس کتاب کو عوام و خواص میں مقبول فرمائے اور موصوف کو اس کا بہترین اجر عطا فرما کر ان کے لئے مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم

فقیر محمد عمـــر ارشدی اشرفی عفی عنہ۔ خانقاہ ارشدیہ اشرفیہ گوا (انڈیا)

قصیدۂ بردہ شریف

ابو عبد اللہ امام شرف الدین ابن سعد البوصیری المصری رحمۃ اللہ علیہ

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　على حبيبك خيرالخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين　　والفريقين من عرب ومن عجم

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　على حبيبك خيرالخلق كلهم

هو الحبيب الذى ترجى شفاعته　　لكل هول من الأهوال مقتحم

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　على حبيبك خيرالخلق كلهم

ثم الرضا عن أبي بكروعن عمر　　وعن على وعن عثمان ذى الكرم

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　على حبيبك خيرالخلق كلهم

والال والصحب ثم التابعين فهم　　أهل التقى والنقا والحلم والكرمِ

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　على حبيبك خيرالخلق كلهم

يا رب بالمصطفى بلغ مقاصدنا　　واغفرلنا ما مضى يا واسع الكرم

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　على حبيبك خيرالخلق كلهم

واغفرإلهي لكل المسلمين بما　　يتلوه في المسجدالأقصى وفي الحرم

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　على حبيبك خير الخلق كلهم

الصلواة والسلام عليك يا سيدى يا سيدى ياسيدى يا رسول الله

وعلى الك واصحابك يا نورمن نورالله

حمد باری تعالیٰ

مرشد العالم ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ علی حسین اشرف اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی

مشہور ہو رہا ہے عز و جلال تیرا
جاری ہے ہر زباں پر قال و مقال تیرا
تو پردۂ تعین رخ سے اگر اٹھا دے
عالم کو محو کر دے حسن و جمال تیرا

آنکھوں میں عاشقوں کی شکلوں میں مہ رخوں کی
جلوہ دکھا رہا ہے یہ خط و خال تیرا
نظروں میں اہل دل کی کثرت ہے عین وحدت
ہر حال میں ہے حاصل قرب و وصال تیرا
مرنے سے اپنے پہلے مر کر ہوا جو واصل
حاصل ہوا اسی کو پیارے وصال تیرا
جب تجھ میں اشرفی ہے اور اشرفی میں تو ہے
پھر کیا سمجھ میں آئے ہجر و وصال تیرا (تحائف اشرفی صفحہ ۲۳)

مالک ہے سب کا خالق یکتا صفات تیری
ہر عیب سے منزہ ہے پاک ذات تیری
ہے صبح و شام تیری دن اور رات تیری
کیا حمد کر سکے گی یہ کائنات تیری

اپنا قلم چلا دے عصیاں پہ میرے یارب
میری طرف بھی نگہہ صد التفات تیری
گل اشرفی خوشی ہے رب کی رضائے احمد
اور مرضئ محمد راہ نجات تیری (متاع نجات صفحہ ۴)

نعت شریف

غوث کچھوچھہ مخدوم المشائخ صوفی سید شاہ گل اشرف اشرفی الجیلانی المصباحی دامت برکاتہم العالیہ

فلاح دین اور ایمان آقا
مرا دل اور میری جان آقا

نبی کا مرتبہ بس یوں سمجھ لو
خدا کے گھر ہوئے مہمان آقا

تو ہی تو رحمۃ اللعالمین ہے
نہیں کس پر ترا احسان آقا

تیرے دولتکدہ پہ سب گدا ہیں
فرشتے ہوں کہ ہوں انسان آقا

خدائے پاک کا تو ہے پیمبر
ترا سچا ہے سب فرمان آقا

فقیری میں شہنشاہی نہ پوچھو
دو عالم کے ہوئے سلطان آقا

غم عالم غم امت غم دل
انوکھا ہے ترا سامان آقا

مری کشتی کنارے سے لگا دے
بہا لے جائے نہ طوفان آقا

کرے گلؔ اشرفی بھی تیری مدحت
بڑا اچھا ہو یہ عنوان آقا

تری زلفوں کے قیدی کو بھی خوشتر دیکھتا ہوں میں

محبوبِ سبحانی، غوث اعظم محی الملت والدین سیّدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ

خوش آں غوغا کہ من خود را بہ پہلوئے تو می دیدم
تو سوئے خلق می دیدی و من سوئے تو می دیدم
زہِ قسمت کہ ہر سو تیرا منظر دیکھتا ہوں میں
تو دنیا دیکھتا ہے تجھ کو بڑھ کر دیکھتا ہوں میں

فدایت ایں زماں جانم بیادت ہست پیش از آں
کہ صد دشنام می دادی چو بر روئے تو می دیدم
وہ سودائی ہوں میں تیرے لئے ہر جبر سہتا ہوں
کہ سن کر گالیاں روئے منور دیکھتا ہوں میں

عجب نبود اگر عاشق خود از خود سرگراں بودے
کہ صیدِ بستہ با ہر موئے گیسوئے تو می دیدم
عجب کیا ہے اسیر دام گیسو ہو جہاں سارا
تری زلفوں کے قیدی کو بھی خوشتر دیکھتا ہوں میں

بیادم آمد اے محیؔ کہ چوں بر خاک افتادی
بہر جا سائیہ افتادہ از بوئے تو می دیدم
محیؔ میں خاک پر گرتا ہوں اٹھتا ہوں سنبھلتا ہوں
جمال یار کا منظر مچل کر دیکھتا ہوں میں

منظوم ترجمہ: ازالحاج عبدالقادر قادری فدائی فنی اصلاح: ارشد فہمی عظیم آبادی

خراج عقیدت

بارگاہ عالم پناہ شیخ الاسلام الحافظ القاری علامہ الحاج سید الشاہ عبد الرزاق نورالعین الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی

حضور دل سے اب کرتا ہوں جس کی ثناخوانی
ولی حق ہے وہ سلطان اشرف شاہ سمنانی

وہ نورالعین زیب مسند سجادہ اشرف
جو تھے فرزند پیر دستگیر غوث صمدانی

شرف کیا عالی کو ملا ہے دونوں نسبت سے
ادھر محبوب یزدانی ادھر محبوب سبحانی

اگر یہ مرتضیٰ ثانی تو وہ ہیں مصطفیٰ ثانی
جو یہ سلطان سمنانی تو وہ ہیں شاہ جیلانی

ثناخوانئ اشرفی کچھ سہل سمجھا ہے
کہاں سے تونے پایا اس قدر زور سخندانی

سینے میں دل ہوا تپاں ایسا
کہ نہ ہو کوئی نیم جاں ایسا

ہم چھپاتے رہے یہ چھپ نہ سکے
راز دل ہوگیا عیاں ایسا

نقد جاں دے کے بھی نہ لگا ہاتھ
تیرا سودا ہوا گراں ایسا

اشرفی ناز کر تو اشرف پر
کون پاتا ہے خانداں ایسا

منقبت

خلیفۂ اشرف العلماء حضرت علامہ محمد عمر ارشدی اشؔرفی (محمد میاں) بلرامپوری مدظلہ العالی والنورانی

بڑی سرکار عالی ہے شہ نورالعین آقا کی
بشر ہیں جن غلامی میں شہ نورالعین آقا کی

نہیں ثانی کوئی ملتا بعد از مخدوم سمنانی
بڑھا دی شان آقا نے شہ نورالعین آقا کی

خدا کی خاص رحمت ہیں عطائے مصطفی یہ ہیں
نہ ٹالی بات اس رب نے شہ نورالعین آقا کی

توجہ کی نظر ڈالی ولایت مل گئی اس کو
کرامت ہوگئی ظاہر شہ نورالعین آقا کی

سلامی آکے دیتے ہیں اولیاء اللہ بھی در پر
غلامی کی ہے شاہوں نے شہ نورالعین آقا کی

مجمع البحرین کے ساقی سخاوت کے دھنی یہ ہیں
ہے نسبت قادری چشتی شہ نورالعین آقا کی

ارشؔدی کو مل گیا یہ در طفیل اشرف العلماء
نسبت مل گئی اس کو شہ نورالعین آقا کی

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ المُرسَلِینَ
اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

صلی علی نبینا صلی علی محمد
صلی علی شفیعنا صلی علی محمد
من علینا ربنا إذ بعث محمدا ایدہ بأیدہ ایدنا بأحدا
ارسلہ مبشرا ارسلہ ممجدا صلوا علیہ دآئما صلوا علیہ سرمدا
صلی علی نبینا صلی علی محمد
صلی علی شفیعنا صلی علی محمد

محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، شاہبازِ لامکانی، غوث صمدانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، شیخ عالم، غوث اعظم، غوث الثقلین، امام الطرفین امام التقیٰ، سلطان الاولیاء، شاہِ اصفیاء، رئیس الاتقیاء، تاج الاصفیاء، فخر شریعت وطریقت، ناصر سُنت، عماد حقیقت، قاطع بدعت، سید والزاہدین، رہبر عابدین، قطب الاقطاب، غوث الاغواث محی الملت والدین سیّدنا الشیخ عبد القادر جیلانی الحسنی و الحسینی رضی اللہ عنہ کی ذات والاصفات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ رب ذوالجلال نے آپ کو بے پایاں شان عطا فرمائی ہے اور اولیائے کرام میں آپ رضی اللہ عنہ کو وہ مقام اور مرتبہ عطا فرمایا ہے جو انبیاء کرام اور رسل عظام میں حضور خاتم النبین (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے۔

غوث اعظم درمیانِ اولیاء
چوں محمد درمیانِ انبیاء

سرکار آسی حضرت مولانا الشاہ عبد العلیم رشیدی قدس سرہ استاذ الشرق و الغرب قاضی القضاۃ ملک العلماء حضرت علامہ امام قاضی شہاب الدین دولت آبادی خلیفۂ اجل غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کے تلمیذ اجل وارشد قطب الاقطاب علامہ امام دیوان محمد رشید جونپوری مصنف مناظرہ رشیدیہ کی خانقاہ کے سجادہ نشین اور علم ومعرفت کے وارث تھے۔ آپ قدس سرہ سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بارے میں فرماتے ہیں کہ .....

پوچھتے ہو شہِ جیلاں کے فضائل آسیؔ
ہر فضیلت کے وہ جامع ہیں نبوت کے سوا

امام اہلسنت عظیم البرکت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری الحاج الشاہ امام احمد رضا خاں قدس سرہ فرماتے ہیں کہ

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدیں ہو

اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

مجمع البحرین حاجی الحرمین الشریفین اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء مرشد العالم محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابو احمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ........................

نبی کی شکل ظاہر میں علی کی شکل باطن میں

کہوں میں تم کو کیا ہو شاہ محی الدین جیلانی

شیخ المشائخ قطب العالم خواجہ خواجگان حضرت خواجہ سید شاہ محمد بہاء الحق والدین المشتہر نقشبند بخاری الحنفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبد القادر است

سرور اولاد آدم شاہ عبد القادر است

برزمین و آسمان جن و بشر ہم قدسیان

ساختہ ورد زبان ہم شاہ عبد القادر است

اور یہ سب اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ کیوں نہ کہتے کہ غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا کہ.....................

اَنَاالْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مُقَامِیْ

وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

ترجمہ: میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں اور میرا مرتبہ مخدع "خاص مقام" ہے اور میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔

وَعَبۡدُ القَادِرِ الۡمَشۡهُوۡرُ اِسۡمِیۡ

وَجَدّیۡ صَاحِبُ الۡعَیۡنِ الۡکَمَالِ

ترجمہ: اور عبد القادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے دادا و نانا حضور سرور کائنات فخر موجودات (صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم) چشمۂ کمال کے مالک ہیں۔

حضرت غوث الاعظم نجیب الطرفین سید ہیں اور یہ بات اس تواتر سے صحیح ثابت ہے کہ اس میں کسی طرح کا اختلاف و نزاع نہیں اس لیے اگر کوئی حاسد و متعصب انکار کرے تو یہی کہنا کافی ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم

چشمہ آفتاب را چہ گناہ

آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد و امجاد نے رشد وہدایت اور تبلیغ اسلام کے لئے دور دراز مقامات پر جاکر قیام فرمایا، چنانچہ حضرت سیف الدین یحیٰی الحموی (حامہ شریف شام) ابن ظہیر الدین احمد ابو مسعود ابن ابو نصر محمد (بغداد شریف عراق) ابن حضرت قاضی القضاۃ شیخ الاسلام والمسلمین عماد الدین ابو صالح نصر (بغداد شریف عراق) ابن تاج العراق خلیفۃ الاعظم شیخ عبد الرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہم بغداد شریف (عراق) سے حامہ شریف (شام) تشریف لے گئے۔ ان کی ذات مرجع انام تھی، یہاں انہوں نے قضاۃ کے منصب کو سرفرازی عطا فرمائی۔

حضرت شیخ سیف الدین یحیٰی الحموی کی چھٹی پشت میں حضرت سیدنا شیخ عبد الغفور حسن جیلانی حموی (بغداد شریف) تھے۔ جن کے صاحبزادے حضرت قدوۃ الابرار عمدۃ الاخیار سرو گلستان حسنی الحسینی، نہال بوستان بنی المدنی نور دیدہ حضرت محبوب سبحانی سرور سینہ سید عبد القادر جیلانی، مظہر اسرار اشرفی، منظر انظار شگرفی حاجی الحرمین الشریفین، مخاطب بہ خطاب نور العین، زبدۃ الآفاق

مرضی الاخلاق مہبط انوار مشیخت علی الاطلاق مخدوم الآفاق شیخ الاسلام والمسلمین الحافظ القاری مولانا ابوالحسن سید عبدالرزاق نورالعین الحسنی الحسینی الحموی کچھوچھوی رضی اللہ عنہ تھے۔

مکتوبات اشرفی میں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا نسب نامہ تحریر فرمایا ہے۔

شجرۂ نسب

(صحائف اشرفی ۲/۶۲)

حضرت سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کی روحانی و معنوی اولادوں کا سلسلہ آپ ہی سے جاری و ساری ہوا کیونکہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی جس وقت قدوۃ الاکابر عمدۃ الاماثر حضرت شیخ علاؤالحق والدین کی بیعت کے شرف سے مشرف ہوئے تھے تو آپ ستائیس سال کے تھے۔ حضرت شیخ کی جانب سے جو طرح طرح کے لطائف اور انعامات حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی کو حاصل ہوئے جس کا ذکر "کرامات سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی" ہو چکا ہے اس کے علاوہ "صحائف اشرفی حصہ اول" میں بھی کیا گیا ہے یہاں پر لکھنے کی حاجت نہیں ہے۔

آپ حاضری خدمت مرشد میں ریاضت اور ذکر و شغل کے ساتھ بسر کر رہے تھے ۔ حضرت عبدالرحمن چشتی صابری عباسی العلوی قدس سرہ اپنی مشہور و معروف کتاب مراۃ الاسرار میں فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت شیخ (علاؤالحق پنڈوی) کی خدمت میں جانے کے لئے کمر باندھ رہے تھے کہ شیخ خود تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ فرزند اشرف کیا کر رہے ہو؟

آپ نے جواب دیا کہ خدمتِ شیخ کے لئے کمر باندھ رہا ہوں۔

شیخ نے فرمایا کہ مضبوط سے باندھنا۔

اشارہ یہ تھا کہ شادی سے گریز کرنا چاہیے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے ساری عمر شادی نہ کی اور مجرد اور مسافر رہے۔(مراۃ الاسرار صفحہ ۱۱۷۶)

حضرت مخدوم سمناں رضی اللہ عنہ جب باہر تشریف لائے تو آپ کے چہرے کا رنگ کسی قدر متغیر ہوا، خیال پیدا ہوا کہ ہمارا کوئی قائم مقام تو ہو گا نہیں۔ جیسے ہی یہ خیال آپ کے دل میں آیا، حضرت شیخ سے پوشیدہ نہ رہا۔ اپنا سر گریباں میں لے گئے۔ دو تین ساعت کے بعد سر اٹھایا اور تمام تر بشارت کے فرمایا کہ اے فرزند اشرف! مبارک ہو کہ ہم نے تمہارے لئے حضرت پروردگار سے فرزند دینی عنایت کرنے کی درخواست کی ہے جو سلسلے کا سرحلقہ اور تمہارے خاندان کا پیشوا ہو گا۔ اس کے باعث تمہاری بزرگی کا شہرہ جب تک زمانہ اوراد ختم نہ ہو جائیں روئے زمین پر باقی رہے گا اور وہ فرزند تمہارے خاندان سے ہو گا نیز زبان مبارک سے یہ اشعار پڑھے:

تا رود بر صفحۂ گیتی نشان

از تقاضائے قضایت اے اِلہ

یااللہ جب تک تیری تقدیر کے مطابق دنیا کے صفحے پر نشان باقی رہے

باد برروئے زمیں آثار تو

دُرفشان وجاوداں چوں مہرو ماہ (لطائف اشرفی ۵۶/۶۱۹)

روئے زمیں پر تیرے آثار باقی رہے اور ہمیشہ چاند اور سورج کامانند موتی برساتے رہیں

حضرت سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے اس بشارت کے سنتے ہی حضرت شیخ کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ حضرت شیخ اور اصحاب نے آپ کو مبارکباد دی۔

مبارک باد ایں عالی بشارت

زدج گوہر دریائے اسرار

دریائے اسرار کے در گوہر پانے کی عالی خوش خبری مبارک ہو۔

بود نسبت گہر از گوہر کان

سزائے تاج شاہاں باشد اے یار

کان سے نکلنے والے موتی کو ہر عالی خاندان سے نسبت ہے (اس لئے) اے دوست ! وہ بادشاہوں کے تاج کے لائق ہوتا ہے۔

اسی دن سے آپ اس معنوی فرزند کی جستجو میں رہنے لگے۔

ولادت باسعادت:

حضرت سید عبدالرزاق نورالعین قدس سرہ غالبا ۷۵۰ ہجری یا ۷۵۲ ہجری میں قصبہ جیلاں میں پیدا ہوئے ۔ حضرت غوث العالم سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کی خالہ زاد بہن حضرت سید عبدالغفور حسن جیلانی قدس سرہ سے منسوب تھیں ۔ یہ خاندان قصبۂ جیلاں میں معزز اور محترم تھا۔

خانوادۂ سرکار غوث الاعظم کی نسبت کی وجہ سے اس خاندان میں چار چاند لگ گیا تھا۔ یہ علماء ومشائخین کا گہوارہ تھا۔ اس قصبہ کی دھرتی کو سرکار غوث الاعظم کی جائے پیدائش ہونے کا شرف حاصل تھا۔

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

توہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

یہ نوری گھرانا جہاں سے ہمیشہ رشد وہدایت کی شمع روشن تھی یہی جگہ مخدوم الآفاق سید عبدالرزاق نورالعین کا مولد ومسکن تھا اسی جگہ آپ نے اپنی عمر کے کچھ ایام گزارے۔

حضرت غوث العالم محبوب یزدانی سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ سیاحت عالم فرماتے ہوئے حامہ تشریف لے گئے اور خانواۂ غوثیہ کے مہمان ہوئے۔ حضرت سید شاہ عبدالغفور حسن الحسنی الحسینی کے ایک سعادت مند اور بااقبال صاحبزادے سید عبدالرزاق تھے جن کو حضرت سے بے حد انس ہوگیا تھا اور برابر حاضر خدمت رہا کرتا تھا اور حضرت شاہ سمناں رضی اللہ عنہ بھی ان کی اس سعادت مندی سے بہت ملتفت تھے سید زادے کی عمر اس وقت بارہ ہی سال کی تھی مگر ان کی پیشانی سے نورولایت ضو فگن تھا۔

حضرت غوث العالم رضی اللہ عنہ نے جب ارادۂ سفر ظاہر کیا جو حضرت سید عبدالرزاق نے اپنے والدین سے حضرت کی ہمرکابی اور خدمت کی اجازت چاہی۔ شفقت پدری اورماں کی مامتابیتات ہوئی اور قرۃ العین کو بہت طرح سے چاہا کہ میرے ہی ہوکر گیلان میں رہیں مگر جس کو عالم کا نورالعین ہونا تھا وہ صرف باپ کی قرۃ العینی پر کیسے قناعت کرتے۔ جب صاحبزادے کے عزم مصمم کو والدین نے دیکھا اور انہیں یقین ہوگیا کہ اگر بخوشی اجازت نہ دی گئی تو بغیر اطلاع کے چلے جائیں گے تو بالآخر ہاشمی خون نے جوش مارا اور سوچا کہ کمسن سید تو معرفت الٰہی کا ایسا متوالا ہے کہ اس کم عمری میں ترک علائق پر آمادہ ہوگیا تو میں ان کے طلب کی راہ میں کیوں رکاوٹ بنوں۔

چنانچہ پہلے تو اپنی اہلیہ محترمہ کو آمادہ اور ہم خیال بنایا اور پھر صاحبزادے کا ہاتھ پکڑ کر حضرت مخدوم سمناں کی خدمت میں آئے اور چھوٹے سید کی بیتابی شوق اور طلب مولیٰ کے جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے عرض کی کہ میں اس کمسن بچے کو آپ کی خدمت کے لئے نذر کرتا ہوں اور اپنے حقوق کو معاف کرتا ہوں۔ اسی طرح عفیفہ والدہ نے بھی اپنے جگر کے گوشے کو سپرد کیا اور کہا کہ میں نے بھی اپنے حقوق معاف کئے اور یہ بچہ ہم دونوں کا نذرانہ ہے اور حضرت نے صاحبزادے کو اپنی فرزندی میں بصد جان قبول فرمالیا۔

سنوات الاتقیاء میں ہے کہ حضرت محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی نے نورالعین پاک کو اپنے ساتھ سمنان لے گئے اور وہاں اپنی بڑی بہن کا دودھ پلوایا جو طرح طرح کے فضائل واخلاق سے آراستہ تھیں تاکہ ظاہری نسبت بھی ظاہر ہو جائے۔ جب سید عبدالرزاق نورالعین کے دہن مبارک میں بہن کا دودھ ڈالا گیا تو حضرت نے فرمایا مجھے اس فرزند سے یہ نسبت اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میری خالہ زادہ بہن حضرت حسن گیلانی کی زوجہ ہے اور اس کے بطن سے یہ فرزند پیدا ہوا اور اب ہمارے اور اس کے درمیان جو نسبتیں ہیں اس کی شرح قطعی ناممکن ہے۔ (سنوات الاتقیاء، لطائف اشرفی ٦٥/٦١٩)

چہ حاجت نسبت شیر اے برادر

کہ دارم نسبتے دیگر بہ از شیر

اے بھائی مجھے دودھ کی حاجت نہیں ہے کیونکہ میں دودھ کی نسبت سے بہتر نسبت رکھتا ہوں۔

چو نور واحد از خورشید تابد

دہد از مشرق خاور بتاشیر

جب نور واحد آفتاب سے چمکتا ہے تو خراسان کے مشرق سے صبح کی روشنی نمودار ہو جاتی ہے۔

ہماں نوریست از خورشید رخشاں

کہ آن را در حسین و با حسن گیر

وہی ایک نور ہے جو آفتاب سے رخشاں ہے اسی کو حسین میں حسن سے حاصل کر۔

سبحان اللہ! سید عبدالرزاق نورالعین کو حضرت سے کتنی محبت تھی کہ انہوں نے حضرت کی محبت میں اپنا گھر بار وطن عزیز واقارب سب کو چھوڑ دیا اور ہمہ وقت حضرت کی خدمت میں رہنے لگے ان کے ہر حکم کو بجالانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اسی لئے حضرت بھی ان سے بڑی محبت فرماتے تھے۔

اسی سفر میں حضرت غوث العالم محبوب یزدانی کا صالحہ دمشق کے راستے میں گزر ہوا۔ یہاں آپ کو بیماری پیش آئی اور اس طرح کی بے تابی رونما ہوئی کہ لوگوں کی امید قطع ہو گئی۔ کچھ دیر حضرت بے ہوشی کی کیفیت میں رہے ۔ اصحاب میں سے حضرت ابوالمکارم ، خواجہ ابوالوفا، شیخ علی ، شیخ کبیر ،اصیل الدین اور شیخ سیف الدین وغیرہ بہت سے عزیز حاضر تھے اور یہ مذکورہ اصحاب کسی مقام اعلیٰ کے متوقع تھے اور ان کے دل میں ولایت عالی کی تمنا پیدا ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ہوش میں آئے اور فرمایا کہ یہ تکلیف دینے کا مقام ہے؟

مدت گزر گئی کہ وہ حالت دوسرے کو تفویض ہو چکی ہے اور وہ فرزند نورالعین کے حصے میں آچکی ہے۔ خبردار! کبھی اپنے آپ کو اس فکر میں ڈالو۔

حق تعالیٰ نے اس بیماری سے آپ کو شفائے کلی عنایت فرمائی۔ جب صحت کلی حاصل ہو گئی تو آپ نے حضرت نورالعین کو طلب فرمایا اور ہر ہر طرح کے لطف کے ساتھ شفقت انگیز اور تسلی آمیز باتیں ان کے بارے میں نثار فرمائیں:

مرا ہرچہ یزداں عطا کردہ بود

کہ لطف وعنایت دریں روزگار

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جو کچھ اپنی عنایت ومہربانی سے مجھے عنایت فرمایا تھا۔

ہمہ از سر لطف واحساں شدہ

بفریق بلند تو چوں در نثار

ازروئے لطف واحسان سب کا سب تیرے بلند قد پر موتیوں کے مانند نثار کر دیا۔

تعلیم تربیت:

آپ نے ان کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی اور اکثر علوم وفنون خود انہیں پڑھائے خصوصاً علم تصوف وطریقت کی تعلیم سے آراستہ کی اور اپنی صحبت بافیض سے مستفیض فرمایا۔

سید سلطان اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ مکتوبات اشرفی میں فرماتے ہیں کہ "سلسلہ نوربخشیہ میں ستر (۷۰) اشخاص نے اس درویش سے ایک سال میں قرآن حفظ کیا جن میں بندہ عبدالرزاق نے بھی ایک سال کے دوران مخدومی خدمت میں قرآن پاک کو قرأت سبعہ کے ساتھ حفظ کیا اس کے بعد علوم شرعیہ اور اصول فرعیہ کو حاصل کیا۔ (مکتوبات اشرفی ۲/ ۳۴۲)

اس سے پتہ چلا کہ سید عبدالرزاق نورالعین حافظ قرآن بھی تھے اور آپ نے سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کی زیر نگرانی میں قرآن پاک کو سبعہ قرأت سے حفظ کیا اور بعد اس کے تحصیل علوم شرعیہ میں مشغول ہوئے اور تمام علوم معقول و منقول، ریاضی، نجوم، ہیئت، تفسیر، حدیث اور فقہ وغیرہا چہاردہ علوم کی تعلیم ابتدا سے انتہا تک حاصل کئے۔

آپ سفر و حضر میں نورالعین کو اپنے ساتھ رکھتے تھے اور دوران سفر بھی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ نورالعین کو بھی علم سے گہرا شغف تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کو علم سے کس درجہ شغف تھا اور انہوں نے حضرت سید عبدالرزاق کی تعلیم کے لئے کیا کچھ نہ کیا ہو گا اس سے خود حضرت سید عبدالرزاق نورالعین کے بھی علمی ذوق وشوق کا پتہ چلتا ہے۔

ایک بار حضرت مخدوم سمنانی رضی اللہ عنہ مکہ شریف کے سفر کا ارادہ فرمایا اور جہاز پر اکابر مشائخ کے ہمراہ سوار ہوئے تو مولانا اعظم جمال بدخشانی بھی ہم سفر تھے ان کی عادت تھی کہ تجارت کی غرض سے مختلف ممالک کا سفر کیا کرتے تھے۔ آپ جامع العلوم تھے۔اس سفر ان سے مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی مولانا بدخشانی نے محسوس کیا کہ حضرت عبدالرزاق کو علم سے گہری دلچسپی ہے اور ساتھ ہی جوہر قابل بھی رکھتے ہیں ادھر سے علم سیکھنے کا شوق ظاہر ہوا اور ادھر مولانا بھی سکھانے پر

آمادہ ہوگئے لیکن یہاں شاگرد و استاد کا رشتہ علوم دین نہ تھا کیونکہ علوم دینی کی تکمیل بہ تمام و کمال خود سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی کے ذریعے ہوچکی تھی یہ علم اقلیدس و محیط وغیرہ سے متعلق تھا۔ چنانچہ حضرت نورالعین پاک فرماتے ہیں کہ " بندہ نے ہر چند علوم الٰہی کی تحصیل و تکمیل حضرت قدوۃ الکبریٰ سے کی تھی لیکن مولانا بعض عجیب علوم (ریاضی) سے پوری طرح واقف تھے تو طبیعت کا تقاضہ ہوا کہ ان میں سے بعض علوم سیکھے جائیں خصوصاً اقلیدس اور محیط سے سیکھا شروع کیا"۔

حضرت سید عبدالرزاق نورالعین نے مولانا جمال الدین سے علم سیکھنا شروع کیا اور جو کچھ سیکھتے اس کو لکھتے جاتے ابھی صرف مقدمہ ہوا تھا کہ بحری سفر ختم ہوگیا اور بندرگاہ آگئی۔ مولانا کو ملک روم کی طرف جانا تھا اس لئے اب تعلیم کا سلسلہ جاری نہیں رہ سکتا تھا۔ حضرت نورالعین کی دلچسپی اس علم سے بڑھ چکی تھی ۔ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اپنے نورالعین کے شوق کو دیکھ کر پوچھا کہ مولانا کا سامان تجارت ملک روم میں کتنے داموں بکے گا اور ملک روم سے اشیاء خریدی جائیں گی وہ ملک چین میں کتنے داموں بکیں گی اور اس خرید و فروخت سے کس قدر نفع ہوگا۔ چند اصحاب نے حساب لگا کر حضرت محبوب یزدانی کے سامنے پیش کیا۔ حساب میں ایک لاکھ بیس ہزار دیکھایا گیا تھا۔ آپ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ جو زر نقد ہے وہ مولانا کے خزانچی کو دے دیا جائے۔ شمار کرنے پر معلوم ہوا کہ کل ایک لاکھ بیس ہزار دینار ہیں۔ یہ سب مولانا کے خزانچی کو دے دئے گئے اور مولانا سے وعدہ کیا کہ تعلیم ختم ہونے کے بعد سفر سے واپسی میں انہیں اسی قدر زر نقد اور دیا جائے گا۔ مولانا کی رفاقت ایک سال رہی اور اس عرصے میں حضرت نورالعین پاک نے آپ سے پورا استفادہ کیا اس کے بعد سفر سے واپسی پر مولانا کو ایک لاکھ بیس ہزار دینار حسب وعدہ پھر دیئے گئے۔ (نورالعین صفحہ ۱۲)

اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی رضی اللہ عنہ نے کس طرح سید عبدالرزاق نورالعین کی تعلیم و تربیت کا اہتمام فرمایا اور چند علوم سیکھانے کے لئے اُس زمانے میں ایک لاکھ بیس ہزار دینار خرچ کئے جو آج کے کروڑوں روپے کے برابر ہیں۔ نیز اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ آپ کے دل میں علم اور علماء کی قدر کتنی تھی کہ آپ نے ایک سال تک مولانا جمال

الدین بدخشانی کو سفر میں ساتھ رکھا صرف اس لئے کہ وہ نورالعین کو علم سیکھائیں اور اس کے معاوضے میں زر کثیر انہیں عطا فرمایا۔

حضرت سید عبدالرزاق نورالعین فرماتے ہیں کہ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے اس قدر کرم فرمایا اور ایسی توجہ کی کہ اگر رونگٹے رونگٹے میرے بدن کی قوت میں گویائی پائیں شرح اس کی بیان میں نہ لا سکیں۔(مکتوبات اشرفی صحائف اشرفی ۲/ ٦٣)

آپ کی زندگی بھی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کی زندگی سے مشابہت رکھتی ہے کہ حضرت نے اپنے والدین کنبہ اور خاندان سلطنت و دولت کو چھوڑ کر اپنی پوری زندگی اللہ کے لئے وقف کر دی۔ اسی طرح حضرت اولاد غوث الاعظم سید عبدالرزاق نورالعین الحسنی الحسینی نے بھی والدین عزیز ، رشتہ دار اور گھر بار سب کچھ چھوڑ کر حصول معرفت خداوندی کے لئے حضرت محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کا دامن تھام لیا اور پوری زندگی ان کی خدمت میں رہ کر منزل سلوک طے کیا۔ آپ کے اندر حرص و طمع کے بجائے توکل واستغناء بدرجہ اتم تھا ایک مرتبہ حضرت شیخ سیف الدین مسند عالی سیف خاں (جو کہ اودھ کے ایک رئیس اور بہت بڑے منصب دار تھے) نے ایک لاکھ اشرفی کی جاگیر کا دستاویز لکھ کر حضرت مخدوم سمنانی کو بطور نذر پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں سید عبدالرزاق کے پاس لے جاؤ اگر وہ چاہیں تو لے لیں۔ جب حضرت عبدالرزاق نورالعین کو معلوم ہوا تو فرمایا جس چیز کو حضرت نے قبول نہ کیا میں کیسے قبول کر سکتا ہوں۔

زہے بلند جہانے کہ چشم ہمت او
بسوئے جلوۂ کونین التفات نکرد

آفریں ہے اس بلند جہان شخص پر جس کی چشم ہمت نے دونوں جہان کے جلوؤں کو دیکھنے پر توجہ نہ دی۔

کسے کہ تابع متبوع خود شد نکرد
نظر بگوشۂ چشمان شش جہات نکرد

یہ ہمت کہ وہ چشم سے شش جہات پر نظر نہ ڈالے اسی تابع سے ممکن ہے جو اپنے متبوع کے قدم بہ قدم چلتا ہو۔

مثل مشہور ہے کہ "التابع کالمتبوع" تابع متبوع کی مثل ہوتا ہے۔

جب سید عبد الرزاق نور العین کی اس بے نیازانہ رویے کی خبر حضرت کو ملی تو نہایت خوش ہوئے اور انہیں اپنے حضور طلب کرنے کے شرف سے مشرف فرمایا اور لطف و عنایات کا اظہار فرمایا۔ آخر میں فرمایا کہ عبد الرزاق اور ان کی اولاد کو ہم نے خزانۂ الٰہی سے وابستہ کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے درخواست کی ہے کہ اگر عبد الرزاق نور العین کی اولاد اور اخلاف قناعت اختیار کریں گے تو کسی کے محتاج نہ ہوں گے۔ ان کی ادنیٰ توجہ ہمت مردان کا کام کرے گی۔ (مکتوبات اشرفی مترجم مولانا ممتاز اشرفی صفحہ ۱۹)

همتاں مردانِ عالی اے پسر

ہر کجا خواہند آنجا حاضر است

اے بیٹے عالی مردوں کی ہمت (ہر وقت ان کے ساتھ رہتی ہے) جہاں چاہیں حاضر ہے۔

ہمت شاں با توجہ ہمرہ است

ہمت از ناید توجہ قاصر است

ان کی ہمت توجہ کے ساتھ ساتھ رہتی ہے اگر ہمت حاضر نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ توجہ میں کوئی کمی ہے۔ نور العین کی اولاد (ہمیشہ) عزیز و محترم رہے گی اگر مخلوق کے دروازے پر جائے گی تو خوار ہو گی۔

شیر نر بوسد بہ ہمت مرد قانع را قدم

مادہ سگ خاید بدنداں پائے مرد بر درے

ہمت کی وجہ سے شیر نر قناعت کرنے والے شخص کا قدم چومتا ہے جو شخص کسی کے دروازے پر جاتا ہے تو کتیا دانتوں سے اس کے پیر زخمی کر دیتی ہے۔

مر امل را پائے بشکن و زاجل میندش ہیچ

مطمعے راپر مکن تا ہر کجا خواہی برے

آرزو کا پاؤں توڑ دے اور موت کا اندیشہ نہ کر، لالچ کی جگہ کو پر نہ کر پھر جہاں سے چاہے پھل ملے گا۔

ترتیب و تالیف

لطائف اشرفی جو سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نور بخشی کے مجموعہ ہے اس کا اکثر حصہ آپ سے پوچھے گئے سوالات پر مشتمل ہے۔ حضرت نور العین نے حضرت محبوب یزدانی کے آخری ایام کے مکتوبات کو جمع کر کے ایک خاتمہ کے ساتھ تحریر فرمایا یہ تصوف و معرفت کے مسائل پر مشتمل ہے۔ آخر میں آپ نے تاریخ عالم بادشاہوں کے احوال نیز علماء کرام کے تراجم اور شعراء کے اشعار کے تراجم اختصار کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ اس ترتیب و تالیف میں تاریخ جہاں کشائی "جامع التاریخ" اور تاریخ گزیدہ" سے بھی انتخاب کیا ہے۔ طبقات ملوک کے تذکرہ میں آپ نے "طبقات ناصری" اور "تاریخ ابراہیمی" سے زیادہ اقتباسات اخذ کئے ہیں اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کے آباء و اجداد میں جو ملوک گذرے ہیں ان کے تذکرۃ میں حضرت علاؤ الدولہ سمنانی کی تاریخ ابراہیمی سے انتخابات ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ "خاتمہ" آپ کی نثر نگاری کا بہترین نمونہ ہے۔

شاعری

آپ ایک باذوق شاعر تھے اور شعر گوئی میں آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ آپ کا کوئی دیوان تو نہیں ہے کچھ قطعات اور منقبت کے اشعار بمشکل تمام دستیاب ہو سکے ہیں جن سے آپ کی قادر الکلامی کا اندازہ ہوتا ہے۔ چند اشعار نمونے کے طور پر تحریر کئے جاتے ہیں۔ جو حضرت غوث العالم محبوب یزدانی تارک السلطنت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نور بخشی قدس سرہ النورانی کی منقبت میں لکھے گئے ہیں:

سپہر منقبت خورشید اشرف

کہ می باابد دازو نہ چرخ داوای

جہانگیر جہاں پیر ولایت

محیط جہاں را تا سروپائی

مدار نقطہ دور سکندر

کہ آمد از نفس نہ خرخ دروای

حضرت سید شاہ ابوالمظفر علی اکبر بلبل قدس سرہ کی شان میں یہ اشعار تحریر فرماتے ہیں:

جہاں دار دارائے خورشید تیغ

ابوالفتح جمشید گیتی کشائے

گل بوستانِ سیادت نہال

مل دوستانِ نقابت فزائے

شہ بوالمظفر جہاں دار دیں

کہ گیتی گرفتہ بشمشیر رائے

چوں خورشید از تیغ نصرت گہر

ز آئینہ ملک گرفتہ بشمشیر رائے

زئے آفتاب سپہر ھدی

کہ ہر ذرہ رانور بخش از ضیائے

ز آثار شاہان گیتی فروز

ہمہ دارد و کرد دیگیر نہائے

کم از ذرہ بود عبدالرزاق

چو خورشید شد اشرفؔ رہنمائے

واضح کردوں کہ سلسلۂ نسب مادری سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی قدس سرہ کا سلطان اسماعیل سامانی سے اس طرح ملتا ہے کہ حضرت سید شاہ ابوالمظفر علی اکبر بلبل جو کہ نقباء ملک عراق سے تھے موصوف دختر نیک اختر سلطان اسماعیل سامانی فرخ زاد بیگم نام کو حبالۂ نکاح میں لائے۔ ان سے سید شمس الدین محمود نوربخشی قدس سرہ پیدا ہوئے جن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبۂ ولایت میں نقباء کا درجہ عطا کیا تھا۔ سلطان اسماعیل سامانی کو اپنے نواسہ کی ولایت اور کمال پر فخر وناز تھا۔ اکثر ملکی مہمات میں بدعاء حضرت سید شمسؔ الدین محمود نوربخشی کے سلطان اسماعیل سامانی کو فتح و نصرت حاصل ہوئی۔ حضرت سلطان اسماعیل سامانی کے غلام سبکتگین اور الپتگین دونوں تھے۔ سبکتگین کے بیٹے حضرت سلطان محمودؔ غزنوی تھے جن کا دارالسلطنت غزنین تھا اور ہندوستان پر بھی حملہ آور ہو کر گروہ کفر کو شرف اسلام سے مشرف فرمایا۔ آپ کے بھانجے سید سالار مسعوؔد غازی ابن سید ساہوؔ سالار علوی نے جہاد کرتے ہوئے مقام بہرآئچ شریف میں آکر شہادت پائی۔

نورالعین کا لقب:

سید عبدالرزاق نورالعین کے کئی القابات ہیں۔ نورالعین، قرۃ العین، شیخ الاسلام، قدوۃ الآفاق، مخدوم الآفاق، زبدۃ الآفاق وغیرہ لیکن ان میں "نورالعین" ہی مشہور ہے۔ سید سلطان اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی رضی اللہ عنہ آپ سے بے حد محبت فرماتے تھے اور آپ کو محبت سے نورالعین کہا کرتے تھے مکتوبات اشرفی میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت نے فرمایا کہ "لوگ صلب (نطفہ) سے اولاد پیدا کرتے ہیں میں نے عبدالرزاق کو آنکھوں سے پیدا کیا پھر یہ شعر پڑھا:

چہ نورِ دیدہ ام از نورِ دیدہ
کہ نورِ دیدہ باشد نورِ دیدہ

میں نے اپنی آنکھوں کے نور سے نور دیکھا جو میری آنکھوں کا نور بن گیا

حضرت نے اظہار مسرت اور برگزیدہ ہونے کے سبب سید عبد الرزاق کو "نورالعین" کے خطاب سے مخاطب فرمایا۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی رضی اللہ عنہ بزگوں کی اولاد کا ذکر آیا تو فرمایا کہ روحانیت ان بزرگوں کی اپنے اولادوں کے ساتھ رہتی ہے۔ بہترین سعادت اس گروہ کی تعظیم ہے کیونکہ اولاد کی تعظیم سے انکی اجداد کی تعظیم ہوتی ہے جیسا کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فقیر جونپور میں گیا شیخ عبد اللہ زاہدی میرے ملنے کو آئے ان کی عجیب حالت تھی کوئی نشے کی چیز کھائے ہوئے تھے اور نشے کے عالم میں تھے۔ ایسی بے ادبانہ باتیں کرنے لگے۔

یہاں پر جامع لطائف اشرفی نے حضرت کے بجائے خود واقعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کی خاطر نازک ناخوش ہوئی اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ حضرت مخدوم سمناں کے چہرۂ مبارک پہ آثار جلال کے پیدا ہوئے، چاہتے تھے کہ ان پر گرم نگاہ ڈالیں اور اپنا تصرف دکھلائیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ روحانیہ پاک حضرت شیخ فرید الدین زاہدی ظاہر ہوئے اپنی ڈاڑھی کو پکڑ کر فرمانے لگے کہ یہ میرا فرزند ہے میری روح اس کے ساتھ ہے اور اس کا قصور معاف کیجیئے۔(لطائف اشرفی ۵۶/ ۶۶۲)

اسی طرح حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ جب روم میں مقیم تھے۔ شیخ الاسلام روم کے دل میں خدام والا کی طرف سے مخالفانہ خیال پیدا ہوا اور پس پشت حضور پر نکتہ چینی کی۔ رکاب حضرت اقدس کے ہمراہیاں سے کوئی بات خلاف شریعت نہیں صادر ہوتی تھی مگر وہ لوگوں سے یہی بیان کرتے تھے کہ فلاں شخص سے ایسی اور ایسی باتیں صادر ہوئیں۔ اکثر اس قسم کی غیبت کی مجلسیں قائم کیں۔ حضرت کے بعض معتقد لوگ اس خبر کو گوش مبارک تک پہونچاتے تھے مگر حضور یہی فرماتے تھے کہ خیر کہنے دو جلد تنبیہ ہو جائے گی۔

ایک دن حضرت نماز فجر پڑھ کر وظیفہ میں مشغول تھے کہ اچانک شیخ الاسلام ننگے سر آئے اور معافی مانگتے ہوئے قدم مبارک پر سر رکھ دیا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ تو بتاؤ کہ یہ تمہاری معذرت کس سبب سے ہے۔

عرض کیا حضور پہلے معاف فرمادیں اس کے بعد مجھ پر جو گذرا ہے عرض کروں۔ مجھ پر جو گزرا ہے کہ خدا نہ کرے کسی مخلوق پر گزرے۔ میں اپنے کوٹھے پر تھا اور جاگ رہا تھا۔ کوٹھا ایسا تھا کہ جس میں چیونٹی کا بھی گزر نہ تھا۔ یکایک دس آدمی ننگی تلواریں لئے ہوئے پہونچے اور میری نسبت کہا کہ یہی وہ شخص ہے جو میرے سید اشرف جہانگیر سمنانی کی غیبت کرتا ہے۔ ابھی اس کا سر تن سے جدا کروں گا۔ مجھ کو زمین پر دے مارا اور چھاتی پر چڑھ گئے۔ مجھ کو ذبح کرنا چاہتے تھے کہ اسی وقت ایک سفید داڑھی والے بزرگ ایک طرف سے آئے اور مجھ کو ان لوگوں کے ہاتھ سے ہزاروں خوشامدیں کرکے چھڑایا اور فرمایا کہ آپ لوگ چلے جائیں کیونکہ اس کے گناہ کی معافی میں نے حضرت سے مانگ لی ہے۔

وہ لوگ چلے گئے تب وہ بزرگ مجھ پر بہت بگڑے کہ مردان خدا کے متعلق ہرگز ہرگز نکتہ چینی نہیں کرنا چاہیے۔ فوراً جاؤ اور حضرت کے قدم پاک کو اپنا سر تاج بناؤ۔ میں نے تمہاری خطا کی معافی حضور سے مانگ لی ہے۔

حضرت مسکرا پڑے اور فرمایا کہ تیرا دادا مرد باخدا تھا۔ یہ اسی کی روحانیہ دیکھی گئی ہے جس نے تیری شفارش کی۔ اب کسی درویش کے خلاف خیال بھی نہ کرنا۔ (لطائف اشرفی)

حضرت مولانا الحاج سید شاہ ابوالفتح مجتبیٰ اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ فرماتے ہیں مجمع البحرین حاجی الحرمین الشریفین اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء مرشد العالم محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابواحمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی بمبئی میں اپنے ایک مرید کے مکان پر تشریف فرما تھے اس کی دوکان نچلے منزل میں تھی۔ دوران قیام اس مرید کی دوکان پر ایک درویش آیا اور دوکاندار سے باالجبر کوئی چیز مانگنے لگا۔ دوکاندار نے کہا کہ نہیں دونگا۔ فقیر نے کہا اگر نہیں دوگے تو تمہارے مکان میں آگ لگ جائے گی۔ وہ گھبرایا ہوا حضور کی خدمت میں آیا اور ماجرا بیان کیا۔ حضور نے فرمایا مت دو۔ دوکاندار کی ہمت ہوئی وہ فقیر دکان پر موجود تھا، پھر بولا جلد دو ورنہ آگ لگادوں گا۔ پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور فقیر کی ضد بیان کی۔ فرمایا مت دو، پھر جب دوکان پر آیا، فقیر بولا، اگر نہیں دیتے ہو تو بس آگ لگنے ہی والی ہے۔ دوکاندار دوڑا ہوا حاضر ہوا

اور فقیر کی فقیرانہ شان کی بات عرض کی۔ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھو چھوی قدس سرہ نے آنکھیں بند فرمائیں پھر فرمایا، دیدو، دیدو اور دیکھا کہ کونے میں آگ لگ رہی ہے دکاندار مرید نے عرض کیا حضور یہ کیا بات تھی کہ دوبار آپ نے فرمایا مت دو۔ اور تیسری بار فرمایا دیدو۔ اس میں کیا راز ہے ؟؟؟

جواب میں فرمایا کہ پہلی مرتبہ میں نے دیکھا تو فقیر بالکل پھوٹا ڈھول تھا، دوسری مرتبہ اس کے پیر کو دیکھا تو وہ بھی ویسا ہی تھا لیکن تیسری مرتبہ اس کے پیر کے پیر کو دیکھا تو وہ کچھ تھا۔ اس نے دعا کی کہ میرے مولیٰ مرید کے مرید کی عزت ولاج کی بات ہے، گو کہ مرید اس لائق نہیں۔ لیکن میری دعاء قبول فرما، اور مرید کی لاج رکھ غرض کہ فقیر کے پیر کے پیر کے سبب میں نے تمہیں تیسری مرتبہ کہہ دیا کہ اسے دے دو، دے دو۔ (حیات مخدوم الاولیاء محبوب ربانی صفحہ ۲۵۴)

غوث العالم محبوب یزدانی تارک السلطنت حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری حیات اور موت یکساں ہے۔ میں اپنی حیات و ممات میں اپنی اولادوں کے ساتھ ہوں ۔وہ ہرگز ہرگز مجھ سے جدا نہیں ہے۔اس کے ساتھ آپ نے یہ نظم پڑھی:

کسے کو اولیاء را مردہ داند

پس آں کس مردہ است آں زندہ باشد

جو شخص اولیاء کو مردہ خیال کرتا ہے پس وہی شخص مردہ ہے اور اولیاء زندہ رہیں گے۔

برآراز دل چنیں تصویر باطل

کہ الحق اولیا پایندہ باشد

اے شخص! ایسے باطل تصور کو دل سے نکال دے کہ الحق اولیاء پایندہ رہیں گے

خدایم داد عیش جاودانی

کہ ہم در مردگی بازندہ باشد

مجھے اللہ تعالیٰ نے عیش جاودانی عطا کیا ہے، موت میں بھی زندہ لوگوں کے ساتھ رہوں گا۔

منم در مردگی ہمراہ زندہ

بہر جا روح من زایندہ باشد

میں موت میں زندہ کے ساتھ رہوں اور میری روح ہر جگہ ظاہر ہوگی۔

بہر جا خواہیم ہستیم حاضر

کہ حاضر غائبم دانندہ باشد

ہم جہاں چاہیں گے موجود ہوں ہمارے غائب سے حاضر کی حقیقت سمجھ میں آئے گی۔

اشرف از زندگی مردانہ مردہ

بہر جا خواہدش آئندہ باشد

اشرف زندگی سے مردانہ وار گیا ہے اسے جس جگہ سے بلاؤ گے آجائے گا۔

(مراۃ الاسرار صفحہ ۱۱۷۷، لطائف اشرفی ۵۶ / ۲۳۲)

شیخ الاسلام کا لقب:

زبدۃ الآفاق سید عبد الرزاق نور العین کا ایک لقب "شیخ الاسلام بھی ہے جو اپنے وقت کے جلیل القدر بزرگ حضرت شیخ قثیم ترکستانی قدس سرہ النورانی نے آپ کو عطا فرمایا تھا آپ ترکستان کے مشائخ میں سے تھے اور طریقت میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ وقت کے عظیم بزرگوں نے آپ سے کسب فیض کیا جن میں بانئ سلسلۂ نقشبند شیخ المشائخ قطب العالم خواجہ خواجگان حضرت خواجہ سید شاہ محمد بہاء الحق والدین المشتہر نقشبند بخاری الحنفی قدس سرہ اور بانئ سلسلہ اشرفیہ تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ آپ ترکستان کے مشائخ سے ہیں اور خواجہ احمد یسوی کے خاندان سے ہیں جو غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی کے حقیقی نانا تھے۔

غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جب فرزند سید عبد الرزاق نور العین کی ملاقات آپ سے کرائی تو ان کی طرف ظاہری وباطنی توجہ فرمائی اور ان کے

حسب نسب کے متلق دریافت کیا میں نے عرض کیا کہ سادات جیل سے ہیں اور حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کی اولاد سے ہیں میں نے انہیں اپنا فرزند بنالیاہے اور سبھی مشائخ نے ان کو قبول کیاہے فرمایاکہ ہم نے بھی قبول کیاکہ تمہارا فرزند ہمارا فرزند ہے حق تعالیٰ سے ہم نے دعا کی ہے کہ یہ اپنے زمانے کے شیخ الاسلام ہوں گے ۔(لطائف اشرفی ۱۵/۲۰۳)

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے عرض کیاجب آپ اتنی بڑی بشارت اس فرزند کے لئے فرماتے ہیں تو برکت کے واسطے ان کے ہاتھ کو اپنے دست ارادت کے نیچے لے لیجئے ۔ حضرت نے قبول کیااور اپنی توجہ باطنی سے مالامال کر دیابعد اس کے خدمت بابرکت حضرت شیخ خلیل اتا (متوفی ۷۸۲) قدس سرہ جو صاحب شریعت و طریقت تھے اور ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے صاحبزادہ سید عبدالرزاق نورالعین کو حاضر کیا۔حضرت شیخ نے دعائیں دیں اوراوصاف ظاہری وباطنی سے مشرف فرمایااس کے بعد جب میں سید عبدالرزاق نورالعین کو قطب العالم خواجہ خواجگان حضرت خواجہ سید شاہ محمد بہاءالحق والدین نقشبند بخاری الحنفی قدس سرہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا توانہوں نے بہت ہی زیادہ توجہ و عنایات سے مبذول فرمائیں اس کے بعد جن جن بزرگوں کے پاس پہونچے انہوں نے صاحبزادہ کے حق میں بکمال توجہ باطنی و مہربانی فرماتے ہوئے لقب شیخ الاسلام کے ساتھ سب نے ملقب کیا۔

نورالعین سے محبت:

سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کو سید عبدالرزاق نورالعین سے بڑی محبت تھی اسی محبت کی وجہ سے آپ انہیں "نورالعین "یعنی آنکھوں کا نور کہا کرتے تھے۔آپ اکثر فرماتے تھے کہ میں تمام بزرگوں سے جو کچھ حاصل کیاوہ فرزند نورالعین کو بخش دیاآپ کو اپنے نورالعین پر فخر تھافرماتے تھے کہ جس طرح سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیاءبدایونی دہلوی قدس سرہ النورانی کو حضرت

امیر خسرو پر فخر تھا اسی طرح مجھے اپنے نور العین پر فخر ہے اور میں اس عطیہ الٰہی پر قیامت کے دن فخر کروں گا۔

ایک مرتبہ فرمایا کہ نور العین نے بیس سال تک پوسیدہ طور پر میرے وضو کا بچا ہوا پانی پیا ہے اور میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ اس آبِ حیات کے آثار و برکات فرزند نور العین اور ان کے فرزندوں میں ابد الآباد تک قائم رہیں بلکہ ان میں زیادتی ہوتی رہے۔

ابو الفضائل حضرت علامہ نظام الدین یمنی قدس سرہ لطائف اشرفی میں فرماتے ہیں کہ ایک بار شب میں حضرت غوث العالم محبوب یزدانی کے کانوں میں آواز آئی۔

اے اشرف! تم نے دنیا میں ہماری نعمتوں میں سے سب سے اچھی نعمت کیا پائی؟

غوث العالم محبوب یزدانی نے جواب دیا: الٰہی تو نے مجھے بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں جن کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا لیکن جن نعمتوں پر مجھے فخر ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت میں بھی جن پر فخر ہو گا وہ چار ہیں:

١. یہ کہ تو نے مجھے امت محمد یہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں پیدا کیا اور غلامان بار گاہ مصطفوی اور جاروب کشان بار گاہ نبوی میں جگہ عطا عنایت فرمائی۔

٢. یہ کہ شیخ علاؤ الدین گنج نبات پنڈوی کی ملازمت سے مجھے مشرف فرمایا۔

٣. یہ کہ تو نے اپنی محبت سے میرے قلب کو معمور کیا یعنی دولت عرفان الٰہی اور شوکت لا متناہی سے سرفراز فرمایا۔

٤. یہ کہ دریائے حقائق کے دو موتی مجھے عطا فرمائے ایک فرزند عبد الرزاق نور العین اور دوسرے شیخ کبیر جونپوری ان شاء اللہ ان دونوں کے اندر ولایت اور آثار ہدایت قیامت تک باقی رہیں گے۔ (لطائف اشرفی، نور العین صفحہ ١٩)

اس روایت سے پتہ چلا کہ سید اشرف جہانگیر سمنانی کو نور العین سے کتنی محبت تھی کہ وہ عطیہ الٰہی سمجھتے تھے اور ان کے حق میں دعا فرماتے تھے اور ان پر فخر کرتے تھے لطائف اشرفی اور مکتوبات

اشرفی میں حضرت کی بہت سی دعائیں اوربشارتیں ملتی ہیں جو آپ نورالعین اور ان کی اولاد کے بارے میں کیں ہیں جیسا کہ حضرت فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دوانعامات عطافرمائے ہیں ایک سَر اور دوسراسِر یہ دونوں فرزند عبدالرزاق پر نثار ہوگئے۔ (لطائف اشرفی ۵۶/ ۶۱۹)

مرا ازجہاں دار دا رائے دیں
سَرے بود موہوب وسِر بر سرش
ز دریائے وجدان درفشاں
نثارے شد آں ہر دور بر سرورش

مجھے حقیقی جہاں دار اور دین کے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے سَر اورسِر دو چمک دار موتی وجدان کے دریاسے عطاہوئے، یہ دونوں موتی سرور (عبدالرزاق نورالعین) پر نثار ہوگئے۔

حضرت نورالعین فرماتے ہیں کہ " ایک روز قدوۃ الکبریٰ پر عجیب و غریب کیفیت طاری تھی اصحاب کے بارے میں بشارت انگیز اور مسرت آمیز باتیں کررہے تھے، جب میری باری آئی تو بہت غور کیا آخر میں خوش ہو کر فرمایا، ہر گز ہر گز میں نے اپناسب کاسب تم پر نثار کردیاہے اور کوئی چیز تم سے بچاکر کے نہیں رکھی ہے ۔

اے فرزند نورالعین! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہاری اولاد کے لئے دعاکی ہے ہمیشہ مسعود اور مقبول رہیں اور تمہاری اولاد میں دستور کے مطابق ایک فرد رجال الغیب میں سے اور ایک مجذوب ہو گا بلکہ ایک فرد پیدا ہو گا جس میں میرے احوال پیوست ہونگے۔ جب میں نے یہ سب احسان سن لیے تو میں نے اپناسر حضرت کے قدموں میں رکھ دیا۔ حضرت ایشاں (مخدوم سمناں رضی اللہ عنہ) نے میرے سر کو اٹھایا اور بغل میں لے لیا۔ (لطائف اشرفی ۵۶/ ۶۲۴)

مرا در حالتے دریاب دریاب
کہ دریا ہیم دریا ہیم گوہر

مجھے سمندر کی حالت میں سمندر (جانیں) کیونکہ گوہر پانے والا میرے سمندر سے گوہر پاتا ہے

درخت بارو رہم سایہ داریم

بجنسباں تابریزد شاخ من بر

ہم پھل دار درخت بھی ہیں اسے تھوڑا سا ہلا تا کہ میری شاخ سے پھل بکھریں۔

لطائف اشرفی کی اس عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ سید اشرف جہانگیر سمنانی نے سید عبد الرزاق نورالعین اور ان کی اولاد کے بارے میں بہت سی بشارتیں دی اور ان کے حق میں دعائیں فرمائیں در حقیقت یہ ان کی دعاؤں ہی کی نتیجہ ہے کہ نورالعین کی اولاد میں ایسے ایسے جید علماء کرام ، کبار صوفیاء اور مشائخ عظام پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے علم و عمل تقویٰ و پرہیز گاری اور روحانیت کی وجہ سے دنیا بھر میں نام پیدا کیا اور عظیم علمی وروحانی و دینی خدمات انجام دیں ان شخصیتوں میں حضرت شیخ مبارک بودلے (پیر و مرشد حضرت نظام الدین بندگی میاں امیٹھوی و ملک محمد جائسی) حضرت مولانا غلام مصطفیٰ اشرفی جیلانی عرف مُلاَّ باسو جائسی قدس سرہ ، مُلاَّ علی قلی اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ (استاذ مُلاَّ نظام الدین فرنگی محلی)، حضرت مولانا سید باقر اشرفی جیلانی ملقب بہ فاضل جائسی قدس سرہٗ، حضرت مولانا امام اشرف اشرفی جیلانی قدس سرہ، حضرت مولانا سید امین اشرف جیلانی جائسی قدس سرہ، حضرت سید ابو محمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ (پیر و مرشد محبوب ربانی)، ہم شبیہ غوث الاعظم محبوب ربانی حضرت ابو احمد محمد علی حسین اشرفی المعروف اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ، عالم ربانی سلطان الواعظین سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ، تاج الاصفیاء حضرت علامہ سید مصطفی اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ، اشرف الاولیا حضرت علامہ سید مجتبیٰ اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ، حضرت مولانا حکیم نذر اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ، حضرت سید محمد المعروف محدث اعظم ہند قدس سرہ، مخدوم ثانی حضرت علامہ سید محمد کفیل اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ، نعیم الاولیاء حضرت علامہ نعیم الدین جائسی اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ، سید حضور سرکار کلاں سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ، مجاہد دوراں سید محمد مظفر حسین قدس سرہ، قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی

قدس سرہ، حضرت مولانا سید شاہ عبد الحیٔ اشرف ہوش قدس سرہ، امیر ملت سید امیر اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ، شہید راہ مدینہ حضرت علامہ سید مثنیٰ انور اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ، اشرف العلماء سید محمد حامد اشرف اشرفی قدس سرہ، عارف باللہ قدوۃ الاصفیاء مولانا الحاج سید شاہ محی الدین عرف اچھے میاں قدس سرہ، مولانا سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ، حکیم الملت سید شاہ قطب الدین اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ، شیخ اعظم سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ اور اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے نام قابل ذکر ہیں یہ وہ شخصیات ہیں جن کی علمیت وروحانی اور تبلیغی خدمات دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی کی دعائیں نورالعین کی اولاد کے بارے میں کس طرح پوری ہوئیں اور ان کا اثر آج بھی ان کی اولاد میں باقی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک باقی رہے گا اور جتنے شیوخ اس خانوادۂ اشرفیہ میں ہیں کسی دوسرے خاندان میں نہیں ہیں۔

فنا فی الشیخ

آپ کی زندگی بھی محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کی زندگی سے بہت مشابہت رکھتی ہے کہ حضرت نے اپنے والدین کنبہ اور خاندان سلطنت ودولت کو چھوڑ کر اپنی پوری زندگی اللہ کے لئے وقف کر دی۔ اسی طرح حضرت اولاد غوث الاعظم سید عبد الرزاق نورالعین الحسنی الحسینی نے بھی والدین عزیز ورشتہ دار اور گھر بار سب کچھ چھوڑ کر حصول معرفت خداوندی کے لئے حضرت محبوب یزدانی کا دامن تھام لیا اور پوری زندگی ان کی خدمت میں رہ کر منزل سلوک طے کیا۔

صاحب "سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی ودینی خدمات" فرماتے ہیں کہ سید عبد الرزاق نورالعین کو اپنے پیر ومرشد سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی سے بڑی محبت تھی کہ آپ نے اپنے آپ کو ان کے رنگ میں رنگ لیا۔ علم وفضل تقویٰ وپرہیز گاری، روحانیت، تبلیغ دین، توکل واستغناء، صبر ورضا، استقامت اور عادات واطوار، اخلاق وکردار غرض یہ کہ ہر چیز میں وہ اپنے پیر ومرشد

کے نقش قدم پر نظر آتے ہیں اور حقیقت میں اگر ان دونوں بزگوں کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو ان میں بڑی مطابقت ومماثلت نظر آتی ہے۔سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی ابتدائے شباب میں سلطنت، گھربار عزیز، اقارب اور وطن کو چھوڑ کر ریاضت ومجاہدے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ پوری دنیا کی سیاحت کی مختلف بزگوں سے فیض حاصل کیا اور پھر مخلوق خدا کو فیض پہونچایا۔ اسی طرح سید عبدالرزاق نورالعین بھی بارہ سال کی عمر میں والدین، عزیزو اقارب، گھربار اور وطن چھوڑ کر سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کے ساتھ ہوگئے اور طلب معرفت وروحانیت کے لئے مجاہدے کئے۔ دنیا کی سیاحت کی اور پھر ساری زندگی مخلوق خدا کو فیض پہونچایا۔ دونوں علم وفضل اور روحانیت میں بے مثال تھے۔ دونوں نے حصول معرفت میں بڑی محنت وریاضت کئے۔ سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی اسی طرح حضرت سید عبدالرزاق نورالعین کی عمر بھی بوقت وصال ایک سو بیس سال تھی۔ حقیقت میں وہ فنافی الشیخ تھے۔

فنافی الشیخ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو اپنے شیخ کی ذات میں فنا کردے یعنی شیخ کی عادات و اطوار، اعمال وافعال کو اس طرح اپنائے کہ لوگوں کو مرید پر شیخ کا گمان ہونے لگے۔ یعنی وہ مرید کو دیکھ کر یہ سمجھے کہ شاید شیخ ہی آرہا ہے۔ در حقیقت مرید صادق وہی ہے جو شیخ کے طریقے پر چلے۔

(سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی ودینی خدمات صفحہ ۲۱۸)

مقامات صوفیہ میں لکھا ہے کہ "طریقت میں کسی طرح بھی یہ جائز نہیں کہ مرید اپنے پیر کے علاوہ کوئی مسلک رکھے یا کسی طرح بھی اپنے مرشد کے عقیدے اور حرکات وسکنات کے خلاف چلے۔ (مقامات صوفیہ صفحہ ۱۰۱)

معلوم ہوا کہ مرید صادق وہی بن سکتا ہے جو اپنے شیخ کے طریقے کو اپنائے اور اس کا ہر حکم بجالائے اور اپنے آپ کو شیخ کی ذات میں فنا کردے۔ یہ تمام اوصاف مخدوم الآفاق سید عبدالرزاق نورالعین میں بدرجہ کمال موجود تھے۔ یہی وجہ تھی کہ محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی کی

حیات و تعلیمات اور اوصاف و کمالات کا پورا عکس نورالعین کی ذات میں موجود تھا در حقیقت وہ اپنے پیر و مرشد کی شخصیت کا آئینہ تھے۔

شادی

جب سلطان اشرف جہانگیر سمنانی اپنے فرزند سید عبدالرزاق نورالعین کی ظاہری و باطنی تربیت فرما چکے اور انہیں علوم و فنون سے آراستہ فرمادیا تو آپ کو ان کی شادی کی فکر ہوئی۔ چنانچہ آپ نے ہندوستان کے سادات گھرانوں میں ان کے لئے تلاش شروع کی اور خانوادوں کے نسب کی تحقیق بھی کی آپ کے پاس پہلے سے ہی سادات کے شجرے تھے کیونکہ آپ نے ایک کتاب "اشرف الانساب" کے نام سے تحریر کی تھی جس میں ہندوستان میں رہنے والے تمام سادات کے شجروں کی تحقیق کی تھی۔ایک روایت متواترہ یہ بھی ہے کہ حضرت سلطان بحر و بر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی و مجاہد فی سبیل اللہ مجدد قرن عاشر قدس سرہ نے اسی نسب نامہ کے بنیاد پر حضرات سادات کرام کے وظائف مقرر کئے اور جاگیریں پیش کیں۔

حضرت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مخدوم حاجی نورالعین قدس سرہ کا نکاح "سادات ماہرو" میں کرایا۔ مکتوبات اشرفی میں سادات ماہرو کے بارے میں تذکرہ ہے کہ یہ لوگ نہایت صحیح النسب ہیں جو کشفاق و کشلاق سے ہندوستان آئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام بی بی سلطانہ خاتون تھا جن کا مزار شریف آستانہ حضور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کے پورب اور دکھن جانب نیر شریف سے کچھ دور پر واقع ہے جو آج بھی مرجع خلائق ہے۔

فرزندان

زبدۃ الآفاق سید عبدالرزاق نورالعین قدس سرہ کے پانچ صاحبزادگان گرامی ہوئے سب کی پیدائش حضرت مخدوم سمناں رضی اللہ عنہ کے حیات ظاہری میں ہوئی۔

۱. سید شاہ شمس الدین قدس سرہ

۲. سید شاہ حسن قدس سرہ

۳. سید شاہ حسین قدس سرہ

۴. سید شاہ احمد قدس سرہ

۵. سید شاہ فرید قدس سرہ

یہ پانچوں صاحبزادے علم و فضل اور تقوی و پرہیز گاری میں اپنی مثال آپ تھے کیونکہ ان کی تربیت دو عظیم ہستیوں یعنی سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی اور مخدوم الآفاق سید عبد الرزاق نورالعین کی زیر نگرانی ہوئی تھی جب تربیت کرنے والے ایسے ہوں تو پھر تربیت پانے والوں کے مقام کا اندازہ کون کر سکتا ہے ۔ سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اپنے وصال سے قبل ان صاحبزادگان کو تبرکات عطا فرمائے اور ان کے متعلق بشارتیں دیں لطائف اشرفی میں ان کا ذکر موجود ہے۔

ابو الفضائل حضرت مولانا نظام الدین غریب یمنی قدس سرہ لکھتے ہیں کہ " آپ نے نورالعین کے فرزندوں کو طلب کیا پہلے شیخ شمس الدین کو جن کی عمر اٹھارہ سال تھی اور جو علمی اعتبار سے عالم بن چکے تھے۔ سبز رنگ کا جامہ عنایت فرمایا اور فرمایا کہ یہ فرزند علوم کا بے حد حصہ رکھتا ہے لیکن اس کی عمر کم ہوگی۔ اس کے بعد شیخ حسن کو طلب کیا اور انہیں تبرک عطا کرنے کے بعد فرمایا کہ حسن بہ احسن الوجود بڑے اطاعت گزار ہوں گے پھر شیخ حسین کو طلب کیا اور تبرک عنایت کیا پھر فرمایا کہ یہ ہمارے حسین ثانی ہیں ان سے ایک بڑا خاندان ظہور میں آئے گا اس کے بعد شاہ احمد کو طلب کیا تبرک عنایت کیا اور فرمایا کہ یہ احمد ثانی ہیں ان کا نام احمد نبی اکرم ﷺ کے اسم گرامی پر ہے اور صفات مصطفوی سے موصوف ہیں ان کی اولاد بزرگ اور سخی ہوگی اس کے بعد شیخ فرید کو طلب کیا اور تبرک عطا کیا پھر فرمایا اے فرید ثانی ! آؤ تم سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور دوستی کی خوشبو آتی ہے۔ پھر شیخ قتال کو جو نور پور کے ترکوں میں سے تھے تبرک عنایت کرکے فرمایا کہ میں تمہیں عبد الرزاق کے جملہ فرزندوں میں

سے خیال کرتا ہوں تمہیں چاہیئے کہ فرزندگی کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اس کے بعد در یتیم کو طلب کیا اور تبرک عنایت فرمایا پھر ارشاد ہوا یہ ہمارے فرزند شیخ کبیر کی یادگار ہیں جو مجھے عزیز ہیں چنانچہ جو شخص حلقے میں داخل ہو اسے چاہیئے کہ ان کا حلقہ بگوش ہو جس طرح میں نے عبد الرزاق کے فرزندوں کو خزانہ الٰہی اور گنج لامتناہی سپرد کیا ہے اسی طرح انہیں اور ان کی اولاد کے سپرد کیا ہے بشر طیکہ وہ قناعت اختیار کریں اس وقت ہم ان کے اسباب معاش کے ذمہ دار ہوں گے اس کے بعد فرمایا جو ہمارے فرزندوں کا دوست ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو ہمارے فرزندوں کا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو ہمارا دشمن وہ جملہ خاندان چشت اور دودمان اہل بہشت کا دشمن ہے۔ پھر یہ شعر پڑھا

دوست دار خاندان اولیاء

دوست دار اولیاء و اصفیاء

دوست دار اولیاء وانبیاء

دوست دار حضرت عالی خداست

جو خاندان اولیاء کو دوست رکھنے والا ہے وہ اولیاء کا دوست ہے اور اولیاء انبیاء کو دوست رکھنے والا خدا کا دوست ہے۔ (لطائف اشرفی ۶۰/۶۷۷)

ان کے دشمنوں کے سروں پر فرشتوں کی تلوار لٹکی رہے گی۔ (حیات مخدوم الاولیا صفحہ ۳۶)

یہی وجہ ہے کہ جس نے بھی ان سے عداوت کی خائب وخاسر ہوا اور ہوتا رہے گا۔ ان شاءاللہ عزوجل

حضرت نظام یمنی کی اس تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ سید اشرف جہانگیر سمنانی نے نورالعین کے صاحبزادگان کو نہ صرف یہ کہ تبرکات عطا فرمائے بلکہ انہیں بشارتیں بھی دیں اور ان کے حق میں دعائیں فرمائیں اور وہ تمام بشارتیں اور دعائیں حرف بہ حرف پوری ہوئیں۔ نورالعین کے بڑے صاحبزادے کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ علم کا بے حد حصہ رکھتا ہے لیکن اس کی عمر کم ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ جید عالم ہوئے لیکن کم عمری میں انتقال کر گئے ان سے چھوٹے حضرت مخدوم شاہ حسن تھے، فرزند اکبر کی

وفات کے بعد آپ ہی فرزند اکبر کہلائے اور مخدوم الآفاق حضرت سید عبد الرزاق نورالعین جیلانی نے اپنی کنیت ابوالحسن قرار دی۔

حضرت محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے مخدوم نورالعین کی سجادگی و جانشینی کے اعلان کے بعد حضرت شاہ حسن کو اپنے پیرو مرشد حضرت سلطان المرشدین مخدوم علاؤالحق والملۃ والدین گنج بنات چشتی نظامی رضی اللہ عنہ متوفی ۸۰۰ ہجری کا مرحمت کردہ خرقہ مبارکہ عطا فرما کر زبان گوہر فشاں سے فرمایا:

"حسن ماء احسن الوجوہ واکبر الوقوہ"

حضرت شاہ حسن تعلیم و تربیت اور علم شریعت حضرت نورالعین کی حسن توجہ سے مکمل ہوئی اور حضرت نورالعین نے حضرت شاہ حسن کی ہر وجہ سے اکبریت کا خاص خیال فرمایا اور اپنا خلیفہ کیا اور اپنے بعد سجادہ نشین بنایا اور آستانہ حضرت محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کی خدمت اور جاروب کشی سپرد فرمائی۔

صاحب حیات مخدوم الاولیا فرماتے ہیں کہ مولانا شیخ حضرت عبدالرحمن چشتی صابری عباسی العلوی امیٹھوی (مصنف مراۃ الاسرار) ۱۰۳۴ ہجری میں حضرت غوث العالم محبوب یزدانی کے آستانہ عالیہ پر حاضری دی اس وقت ان کو سید شاہ حسن سرکار کلاں نے خلافت دی اور حضرت غوث العالم کا وہ خرقہ تبرک جو حضرت مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت سے حاصل ہوا تھا مرحمت فرمایا۔ انہوں نے کچھوچھا مقدسہ میں حاضری کے تقریباً دس برس بعد ۱۰۴۵ ہجری میں مراۃ الاسرار کی تصنیف شروع کیا اور بقول ان کے عہد شاہ جہانی میں تکمیل کی بلکہ صحیح تر یہ ہے کہ اپنی آخری زندگی تک اس میں اضافے کئے۔ (حیات مخدوم الاولیاء صفحہ ۳۹)

کرامات

ایسے تو آپ سے قسم قسم کے کرامات ظہور میں آئے مگر یہاں پر چند کرامتوں کا ذکر کرتا ہوں کہ امیر تیمور کے سرداران افواج میں ایک شخص امیر علی بیگ تھے۔ ترکستان کے سفر میں حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ان کے یہاں مقیم ہوئے۔ حضرت کے کمالات فقر کو دیکھ کر یہ ایسے مست ہوئے کہ ترک امارت و ملازمت کر کے حضرت کے خدمتی بن کر سفر و حضر میں ساتھ رہنے لگے تھے۔ فوجی آدمی علوم ظاہر سے بے بہرہ تھے لیکن عشق الٰہی کی آگ جو حضرت کے فیض صحبت سے سینے میں فروزاں ہوگئی تھی اسرار لدنی کھلنے لگی۔ یہ حضرت کے ساتھ بارہ سال تک رہے ایک روز حضرت محبوب یزدانی نے حضرت نورالعین پاک سے فرمایا کہ امیر علی مدت سے ریاضت کر رہے ہیں ان پر کوئی تصرف نہیں کیا گیا تم آج توجہ ڈالو تاکہ مجھے تمہارے تصرف کا اعتماد ہو۔ حضرت عبدالرزاق نورالعین قدس سرہ نے تعمیل ارشاد کے لئے مراقب ہوئے تھوڑی ہی دیر نہ گزری تھی کہ امیر علی کے چہرے پر جلال درویشی اور آثار ولایت نمایاں ہونے لگے اور ان پر خروش کی کیفیت پیدا ہوگئی اور اسی عالم کلمات توحید ان کی زبان پر جاری ہوگئے۔ اتفاقاً اس وقت حضرت کی محفل میں چند علماء بھی موجود تھے۔ آپنے ان سے فرمایا کہ امیر علی جاہل محض ہے مگر اس وقت معرفت الٰہی کے سمندر میں غوطہ زن ہے آپ حضرات جس علم وفن کے مشکل سوالات اس سے کریں میں ضمانت دیتا ہوں کہ یہ صحیح جواب دیگا۔ چنانچہ علماء نے بے حد مشکل سوالات ہیئت و منطق کے پوچھے اور امیر علی نے تسلی بخش جواب دیا۔ حضرت نے امیر علی بیگ کو اس واقعے کے بعد ابوالمکارم کا خطاب مرحمت فرمایا، یہ کچھ دنوں اور حضرت کے ساتھ تھے جب ریاضت و مجاہدے سے قابلیت پیدا ہوگئی تو حضرت نے انہیں خلافت سے ممتاز فرمایا اور خراسان کا صاحب ولایت بنا کر بھیجا۔ (محبوب یزدانی)

قتلغ خان خاص محل نے مخدوم زادہ حضرت نورالعین پاک کی نسبت کوئی بات جو ان کی دل ماندگی کا سبب بنی اور قتلغ خاں کو یہ توفیق نہ ہوئیں کہ کدورت رفع کرتا۔ ایک رات اپنے مکان کے بالا خانے پر سویا ہوا تھا کہ تین قلندر چھری ہاتھ میں لیے ہوئے داخل ہوئے اور قتلغ خاں کو پکڑ لیا اور کہتے

جاتے تھے کہ ہاں تو تو نے حضرت نورالعین کے بارے میں ناروا بات کہی ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ وہ سید اشرف جہانگیر سمنانی کے فرزند ہیں۔ قتلغ خاں نے معذرت کی اور ان قلندروں کے ہاتھ سے رہائی پائی صبح ہوئی تو قتلغ خاں حضرت قاضی حجت کو درمیان میں ڈال کر حاضر خدمت ہوا اور ابتدا میں بہت سے عذر پیش کیے۔

وصال مبارک

حاجی الحرمین الشریفین مخدوم الآفاق سید عبدالرزاق نورالعین قدس سرہ النورانی ۷ ذی الحجہ ۸۷۲ھ ہجری میں وصال فرمایا اور آپ کا مزار حضور مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بجانب مشرق ہے جو زیارت گاہ خاص وعام ہے۔(مراۃ الاسرار صفحہ ۱۱۷۸)

سجادگی

معتبر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ سید عبدالرزاق نورالعین نے اپنی زندگی ہی میں اپنے صاحبزادگان کو تبرک اور مختلف علاقوں کی ولایت عطا فرمادی تھی اور ان کے لئے مقام تجویز کر دیئے تھے تاکہ اپنے اپنے مقام پر رہتے ہوئے تبلیغ دین کا فریضہ ادا کرسکیں، چنانچہ بڑے صاحبزادے سید شاہ حسن کو اپنا جانشین بنایا اور ولایت کچھوچھہ عطا کیا دوسرے صاحبزادے سید شاہ حسین کو ولایت جونپور عطا کی تیسرے صاحبزادے سید شاہ احمد کو ولایت جائس رائے بریلی اور چوتھے صاحبزادے سید شاہ فرید کو ولایت بارہ بنکی عطا کی اس طرح آپ نے تمام صاحبزادگان کو علاقے عطا فرمائے لیکن اپنا جانشین سید شاہ حسن کو ہی بنایا۔ ہماری اس بات کی حیات محدث اعظم ہند کے مصنف کی اس تحریر سے ہوتی ہے وہ لکھتے ہیں:

"حضرت نورالعین پاک نے ہر وجہہ اور ہر لحاظ سے اکبریت حسن کا خاص خیال کھتے ہوئے اپنا قائم مقام خلیفہ اور سجادہ نشین سید شاہ حسن خلف اکبر کو بنایا اور خدمت آستانہ و جاروب کشی بھی ان کے سپرد

فرمائی جیسا کہ مولانا صالح رودولوی خلیفہ سید شاہ کرم اللہ اشرف جائسی اپنے رسالہ "خلافت نامہ اشرفیہ" میں تحریر کرتے ہیں " چنانچہ حضرت نورالعین وقت وفات خدمت جاروب کشی بخلف اکبر سپر دند وسید حسین راجون پور وسید احمد راجائس وسید فرید رابردولی فرستادہ وصیت بجا آورند" اس بیان سے یہ حقیقت رونما ہوگئی کہ حضرت حاجی الحرمین الشریفین شیخ الاسلام والمسلمین سید عبدالرزاق نورالعین کی وفات کے بعد درگاہ کچھوچھہ شریف کے تنہا واحد حقیقی اصلی اور جائز سجادہ نشین سید شاہ حسن خلف اکبر یا سرکار کلاں تھے سید شاہ حسن خلف اکبر یا سرکار کلاں کے عہد سجادگی میں ان کے چھوٹے بھائی سید شاہ حسین ایک عرصے کے بعد ولایت جونپور سے درگاہ کچھوچھہ شریف بغرض چلہ کشی پہنچے اور پھر مستقل سکونت اختیار کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ولایت جونپور چھوڑنے کی وجہ بھی بتائی جاتی ہے کہ "چوں بست ودو مواضع از بعض معتقدین بفتوح دارند حصہ سید حسین خلف ثانی نیز درآن قرار یافت بدیں وجہہ تعلق سکونت کچھوچھہ اختیار کردند"۔ (خلافت نامہ اشرفیہ)

بہر حال ! سید شاہ حسین ثانی جب کچھوچھہ شریف پہونچے تو بڑے بھائی کی محبت و شفقت نے انہیں پناہ دی اور مستقل رہنے کی اجازت بھی، ان کی بے نفسی وسیع القلبی اور والہانہ تعلق خاطر کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے یہ بھی گوارہ نہ کیا کہ خود تمام حقوق رکھنے کے باوجود تنہا مراسم عرس ادا کریں اور چھوٹے بھائی کے نام کا چراغ روشن نہ ہو لہذا انہوں نے بکمال اخلاص و محبت اپنے چھوٹے بھائی سید شاہ حسین کو ۲۷ محرم الحرام کی تاریخ برائے ادائیگی مراسم عرس مرحمت فرمائی اور اپنے لئے ۲۸ محرم الحرام یعنی عرس حضرت مخدوم صاحب کی خاص تاریخ محفوظ رکھی اس طرح سید شاہ حسین خلف ثانی کو سید شاہ حسن خلف اکبر سرکار کلاں کے بخشندہ یا مرحمت کردہ حقوق سجادہ نشینی حدود درگاہ کچھوچھہ شریف ملے ورنہ نورالعین نے انہیں ولایت جونپور کا سجادہ نشین نامزد فرمایا تھا۔ (حیات محدث اعظم ہند صفحہ ۱۳)

اس سے معلوم ہوا کہ شیخ الاسلام والمسلمین مخدوم الآفاق حاجی الحرمین الشریفین سید عبدالرزاق نورالعین الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی کے وصال کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے سید شاہ حسن ہی درگاہ کچھوچھہ شریف کے سجادہ نشین تھے لیکن جب ان کے چھوٹے بھائی سید شاہ حسین ولایت جونپور

چھوڑ کر کچھوچھہ شریف آئے تو انہوں نے کمال مہربانی اور خلوص و محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں جگہ دی بلکہ مراسم عرس بھی تقسیم کرلیں چنانچہ ۲۷ محرم الحرام کو سید شاہ حسین درگاہ شریف میں مراسم عرس ادا کرتے ہیں اور اصل تاریخ یعنی ۲۸ محرم الحرام کو سید شاہ حسن جو درگاہ شریف کے سجادہ نشین تھے مراسم عرس ادا فرماتے تھے۔

الحمدللہ عزوجل! آج بھی مراسم عرس ۲۸ محرم الحرام کو مخدوم زادہ قائد ملت حضرت علامہ الشاہ سید محمد محمود اشرف اشرفی الجیلانی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی بمقام خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکاں کلاں (گراؤنڈ جامع اشرف) درگاہ کچھوچھہ شریف میں ادا فرماتے ہیں۔

شیخ الاسلام والمسلمین الحافظ القاری مولانا ابوالحسن سید عبدالرزاق نورالعین رضی اللہ عنہ

- آپ درگاہ شریف کے پہلے سجادہ نشین ہیں۔

سید شاہ حسن قتال قدس سرہ

- آپ سید عبدالرزاق نورالعین رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

سید شاہ محمد اشرف قدس سرہ

- آپ خلف اکبر سید حسن قتال قدس سرہ کے صاحبزادے ہیں۔

سید شاہ محمد قدس سرہ

- آپ سید شاہ محمد قدس سرہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

سید شاہ حسین ثانی قدس سرہ

- آپ سید محمد شاہ قدس سرہ کی پہلی زوجہ سے دوسرے نمبر کے صاحبزادے ہیں۔

سید شاہ عبدالرسول قدس سرہ

- آپ حسین ثانی قدس سرہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔

سید نور اللہ قدس سرہ

- آپ سید شاہ عبد الرسول قدس سرہ کے صاحبزادے ہیں۔

سید شاہ ہدایت اللہ قدس سرہ

- آپ سید شاہ نور اللہ قدس سرہ کے صاحبزادے ہیں۔

سید شاہ عنایت اللہ قدس سرہ

- آپ سید شاہ ہدایت کے صاحبزادے ہیں۔

سید شاہ محمد نذر اشرف قدس سرہ

- آپ سید شاہ عنایت اللہ قدس سرہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

سید شاہ محمد نواز اشرف قدس سرہ

- چونکہ سید شاہ نذر اشرف قدس سرہ کی کوئی اولاد نہ تھی اسلئے آپ نے اپنے چچازاد بھائی جو سید ابو الفتح قدس سرہ کی اولادوں میں سے ہیں ان کو سجادہ نشین بنایا اس طرح یہاں سے سجادگی شاہ حسین ثانی کی اولادوں سے نکل کر ان کے حقیقی بھائی شاہ ابو الفتح کی اولادوں میں آگئی۔

سید شاہ صفت اشرف قدس سرہ

- آپ شاہ محمد نواز اشرف قدس سرہ کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔

سید شاہ قلندر بخش قدس سرہ

- چونکہ سید صفت اشرف قدس سرہ کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے آپ نے اپنے حقیقی بھائی سید تراب اشرف کے صاحبزادے اور اپنے حقیقی بھتیجے کو سجادہ نشین بنایا۔

سید شاہ منصب علی اشرف قدس سرہ

- آپ سید شاہ قلندر بخش قدس سرہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

سید شاہ اشرف حسین قدس سرہ

- آپ سید منصب علی قدس سرہ کے حقیقی بھتیجے اور سید سعادت علی کے صاحبزادے ہیں۔

محبوب ربانی مرشد العالم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ

- آپ سید شاہ اشرف حسین قدس سرہ کے حقیقی چھوٹے بھائی ہیں۔

سرکار کلاں غوث الوقت سید شاہ محمد مختار اشرف جیلانی قدس سرہ

- آپ اعلی حضرت اشرفی میاں قدس سرہ کے حقیقی پوتے اور سلطان الواعظین سید احمد اشرف کے صاحبزادے ہیں۔سید احمد اشرف قدس سرہ اشرفی میاں کے حیات مبارکہ میں ہی وصال فرماچکے تھے اس لئے آپ نے اپنے پوتے کو سجادہ نشین بنایا۔

شیخ اعظم سید محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ

- آپ سرکار کلاں سید محمد مختار اشرف قدس سرہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

قائد ملت سید محمد محمود اشرف اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ

- آپ سید اظہار اشرف قدس سرہ کے صاحبزادے ہیں اور موجودہ سجادہ نشین ہیں۔

مجمع البحرین

سلسلہ عالیہ اشرفیہ میں دو شجرے پڑھے جاتے ہیں

ایک سلسلہ قادریہ اشرفیہ اور دوسرا سلسلہ چشتیہ اشرفیہ

سلسلہ عالیہ قادریہ اشرفیہ

- غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ — پیر و مرشد
- حضرت مخدوم سید جلال الدین جہاں جہانیاں گشت البخاری رضی اللہ عنہ — پیر و مرشد
- حضرت شیخ محمد عبید غیثی یمنی رضی اللہ عنہ — پیر و مرشد
- حضرت شیخ محمد فاضل بن عیسیٰ یمنی رضی اللہ عنہ — پیر و مرشد
- حضرت شیخ قطب الیمن ابو الغیث بن جمیل یمنی رضی اللہ عنہ — پیر و مرشد
- حضرت شیخ علی افلح یمنی رضی اللہ عنہ — پیر و مرشد
- حضرت شیخ علی حداد یمنی رضی اللہ عنہ — پیر و مرشد
- غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ

جب حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ سلطنت سمنان خیر باد کہہ کر پنڈوہ شریف کی طرف عازم سفر تھے توراستے میں اوچھ شریف کے مقام پر حضرت مخدوم جہاں جہانیاں گشت جلال الدین بخاری سے ملاقات ہوئی جیسا کہ پچھلے اوراق میں بیان کیا جاچکا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچھ آج تک اکابرین مشائخ سے نعمتیں حاصل کیں وہ سب کی سب تم کو دے دیں۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے آپ کو خرقہ عطا فرمایا اور سلسلہ قادریہ کی تمام نسبتیں اور فیوض و برکات آپ کی ودیعت کی اس طرح سلسلہ اشرفیہ میں قادریت کا رنگ آیا۔ شجرہ قادریہ اشرفیہ میں اس نسبت کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

پے افلح وبو الغیث وفاضل بہ عبید وجلال شہہ سمنان

سلسلہ عالیہ چشتیہ اشرفیہ

بہ فرید نظام و سراج و علاپے اشرف نورالعین ولی

- غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد

- شیخ خواجہ عمر علاؤالدین گنج نبات خالدی لاہوری رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد

- حضرت شیخ خواجہ عثمان اخی سراج الدین آئینہ ہند رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد

- شیخ المشائخ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد

- حضرت شیخ خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد

- قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد

- خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رضی اللہ عنہ

ارشادات زرین

حضرت سلطان الاولیاء درۃ تاج الاصفیاء عمدۃ الکاملین زبدۃ الواصلین، عین عیون محققین، وارث علوم انبیاء ومرسلین تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان اوحد الدین قدوۃ الکبریٰ مخدوم سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

- ایمان و توحید کے بعد بندہ پر سب سے پہلے عقائد حقہ شریعہ کا جاننا فرض ہے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب و نسب کے علم حاصل کرنا شریف ترین عمل ہے اور آپ کے اجداد میں سے چار جدوں کے نام یاد ہونا مسلمان ہونے کی شرط ہے۔
- علم حاصل کرو کہ زاہد بے علم شیطان کا تابعدار ہوتا ہے اور عابد بے فقہ کمہار کے گدھوں کی طرح۔
- علم ایک چمکتا ہوا آفتاب ہے اور تمام ہنر اس کی شعائیں ہیں۔
- خدا کا دوست جاہل نہیں ہوتا۔
- عالم بے عمل ایسا ہے جیسے بے قلعی کا آئینہ۔
- عالم دین اور عالم دنیا میں فرق وہی ہے جو کھرے اور کھوٹے چاندی میں ہوتا ہے۔
- جاننا شریعت ہے، جاننے کے مطابق عمل کرنا طریقت ہے اور دونوں کے مقصود ہو تو ان کا حاصل کرنا حقیقت ہے۔
- جو شخص بے محل علمی گفتگو کرتا ہے تو اسکے کلام کے نور کا دو حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔
- اگر کوئی جان لے کہ اب اسکی زندگی میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گئے تو چاہیئے کہ علم فقہ میں مشغول ہو جائے کیونکہ علوم دین سے ایک مسئلہ جان لینا ہزار رکعت سے افضل ہے۔

- کسی کو حقارت سے نہ دیکھو اس لئے کہ بہت سے خدا کے دوست اس میں چھپے رہتے ہیں۔
- سلوک میں اگر بارگاہ نبوی و سرکار مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری واطاعت کے راستے سے کچھ بھی انحراف ہو تو منزل مقصود تک پہونچنا ممکن نہیں۔
- بندوں کے دل میں اللہ کی محبت پیدا کرنا اور ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی دوستی میں مستغرق کرنا مشائخ طریقت کا کام ہے۔
- پیر وہ ہونا چاہیئے کہ طالبان طریقت و سلوک کی ایک جماعت نے اس کی تربیت کی پناہ میں اور احباب اس کی درگاہ حمایت میں اپنے مقصود کو پہونچی ہو۔
- ولی وہ ہے جس کا دل حق سبحانہ وتعالیٰ سے انس رکھے اور غیر حق سے متواحش اور گریزاں ہو۔
- شرط ولی یہ ہے کہ گناہوں سے محفوظ ہو جس طرح نبی کی شرط یہ ہے کہ معصوم ہو اور جس کسی پر بھی ازراہ شریعت اعتراض ہو پس وہ مغرور اور فریب خوردہ ہے ولی نہیں ہے۔
- ہر بزرگ کی کوئی بات یاد کرلو اگر یہ نہ ہوسکے تو ان کے نام ہی یاد کرلو کہ اس سے نفع پاؤ گے۔
- اگر علم کا چراغ ولی کے دل میں نہ ہو تو اسے شر کی خبر نہیں ہوسکتی اور وہ صحرائے ظلمت اور دشت کدورت میں مارامارا پھرتا رہے گا۔
- صالحین کا ذکر اور عارفین کا تذکرہ ایک نور ہے جو ہدایت طلب کرنے والوں پر ضوء فگن رہتا ہے۔
- شیخ طبیب حاذق اور تجربہ کار حکیم کی طرح ہے جو ہر مریض کا علاج اور اس کی دوا اس کے مزاج کے مطابق تجویز کرتا ہے۔
- جس شخص کا قدم شریعت میں جم جائے گا طریقت کا راستہ خود بخود کھل جائے گا اور جب شریعت کے ساتھ طریقت حاصل ہو جائے گی تو حقیقت کی تجلی خود بخود رونما ہو جائے گی۔

☜ صوفی وہ ہے جو صفات الہیہ سے سوائے صفت وجوب (وجب الوجود) اور قدم موصوف ہو۔

☜ اگر کسی صوفی کو دیکھو اور وہ تمہاری نظر میں نہ جچے تو اس کو ذلیل نہ سمجھو کہ یہ محرومی اور حجاب کی دلیل ہے۔

☜ حسن خلق اس بلند پایہ گروہ یعنی صوفیہ کی خاص خصلت ہے جو انہیں ہی زیب دیتی ہے کہ یہ حق کے زیور اور کلام کے لباس سے روشن ہوتے ہیں تمام اقوال وافعال میں صوفی کی نظر چونکہ حق تعالیٰ پر ہوتی ہے۔ اس لئے لازم آتا ہے کہ وہ تمام مخلوق سے خوش اخلاق کا برتاؤ کرے۔ اگر شریعت کے مطابق کسی محل پر سختی درکار ہے تو سختی کرے، لیکن باطن کے مطابق اسی وقت اللہ سے مغفرت طلب کرے۔

☜ شیخ کے لئے ضروری ہے کہ وہ مرید کے احوال سے واقف ہو، ترک دنیا اور تنہائی کے علوم کا عالم ہو تاکہ اس کی خیر خواہی کر سکے اور مرید کو راہ راست دکھا سکے۔ اس کے حال کے مناسب اس کو اس راہ کے خطرات اور فسادات سے آگاہ کر سکے۔ اگر شیخ اس اوصاف مذکورہ سے متصف نہیں ہوگا تو اس کی پیروی کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ اور ان سے کلاہ حاصل کرنا کس طرح روا ہو سکتا ہے۔

☜ مرید کے لئے ایک شیخ کامل ضروری ہے جس کی اقتداء کی جائے کیونکہ وہ رفیق سفر ہے اور جان لو کہ اس امر کے لئے کسوٹی اور معیار ہے اور وہ قرآن و حدیث و اجماع امت باایمان ہے تو جو معیار کے موافق ہوا اور کسوٹی سے کھرا اور آمیزش سے صاف نکلا تو وہ ٹھیک ہے اور جو اس کے خلاف ہوا وہ فاسد اور بےکار ہے۔

☜ شیخ کو چاہئے کہ مرید کا بیکار اور غلط کاموں کا مواخدہ کرے۔ خواہ وہ کم ہو یا زیادہ۔ صغیرہ ہو یا کبیرہ۔ اس سلسلہ میں مواخذہ کو نظر انداز نہ کرے اور تساہل کو روزانہ رکھے۔

- پاک غذا ایک بیج کی طرح ہے جو معدہ کی زمین میں بویا جاتا ہے اگر وہ بیج پاک اور حلال غذا کا ہے تو اس سے اعمال صالحہ کا درخت پیدا ہوگا اور اگر مشتبہ روزی کا بیج بویا گیا ہے تو اس خطرات فاسدہ اور عبادت میں کسائل پیدا ہوگی یعنی عبادت میں سستی اور دل میں وسوسے پیدا ہوں گے اور اگر حرام روزی ہے تو معصیت و نافرمانی کا درخت نشو و نما پائے گا۔
- مرید کو چاہیئے کہ اس کا مقصود و مراد اپنے پیر کے سوا کوئی نہ ہو اور سارا مقصد اس کا، ذاتِ شیخ کے سوا کچھ نہ ہو کیونکہ شیخ کی صورت میں حق تعالیٰ کی تجلیاں ہے اور جس کو چاہے ہدایت دے اور جس کو چاہے گمراہ کر دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے پیر بیچ میں سبب ہونے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔
- بادشاہوں اور امیروں سے درویشوں کو ضرور ملنا چاہیئے اور باحسن وجوہ اصلاح کرنا چاہیئے۔
- جب کسی شہر میں پہونچو تو وہاں کے بزرگوں کی زیارت کرو پھر وہاں کے بزرگوں کی زیارت کے لئے جاؤ۔
- کلمہ طیبہ پابندی سے پڑھنے کا نام اذکار ہے خدائے تعالیٰ کے اذکار عشق الٰہی کے میخانہ کی شراب ہے آب رداں اور کبھی نہ ختم ہونے والے چشمہ کا پانی ہے۔ جو بالکل پوشیدہ طریقہ سے حلق اور ناطق کے ذہن میں پہونچتا ہے۔
- جو خلق میں مشغول رہا وہ خالق کا طالب نہیں بن سکتا۔
- جو کوئی لا الہ الا اللہ کو زندہ یا مردہ کی نجات و بخشش کے لئے پڑھے تو اس کو ضرور نجات حاصل ہوگی۔
- ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کریں جو ہم خیال نہ ہوں اور خاص طور پر ایسے لوگوں کی صحبت سے بچے جو نور ایمان سے دور ہیں اور طبیعت کی ظلمات میں پھنسے ہوئے ہیں۔
- وجود کا آئینہ میں معائنہ کرنا اور چشم یقین سے دیکھنا مشاہدہ ہے۔

- خرقہ عاشقوں کی علامت اور فاسقوں کے لیے ایک ہیبت ہے۔
- مشائخ سلاسل کا سلسلہ شجرہ مقصود تک پہونچتاہے اور جس نے اس سلسلہ سے رابطہ پیدا کرلیابہت سی غلامیوں سے آزاد ہو گیا۔
- مشائخ کا دیدار ایک ایسی عبادت ہے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو اس عبادت کی قضا ادا کرنے کا وقت نہیں ہے۔
- جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے مرشد، استاد اور والدین کی جانب بغیر وضو نظر نہ کرے۔
- لباس کی زینت نماز کے لئے مخصوص ہوناچاہیئے لوگوں کے دکھاوے کے لئے نہیں ہوناچاہیے۔
- مرنے والے زیارت کرنے والے کی آمد سے اور اس کی توجہ سے باخبر ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ عالم ارواح بہت ہی لطیف ہے۔
- جب مشائخ کی زیارت کے لئے جائے تو بغیر شیرینی، پھول اور سبزہ کے نہ جائے۔
- مختلف آوازوں کو سنکر فہم میں جو معانی پیدا ہوتے ہیں ان کے اثر سے صوفیہ کا وجد کرنا سماع ہے۔
- جس مسئلہ میں حلت و حرمت مختلف فیہ ہو اس میں دلیرانہ اور بے باکانہ گفتگو نہیں کرنا چاہیئے بلکہ غور و تامل کے بعد اس سلسلے میں بات کرناچاہیئے۔
- ترک یہ ہے کہ نفس سے روگردانی کی جائے اور بشریت کے میل کچیل سے قطع تعلق کیاجائے۔
- ایمان ایسا آفتاب ہے جو قلب انسانی کے مشرق سے شروع ہوتاہے اور اس کے نور سے شرک وطغیان کے ذرہ فنا ہو جاتے ہیں۔
- اصحاب تحیر و تفکر اس وجہ سے خاموش رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام رہتے ہیں اور جب پلک جھپکاتے ہیں تو اگلا درجہ طلب کرتے ہیں۔ اخص الخواص جب عالم ملکوت عبور کرلیتے ہیں تو ان پر تحیر طاری ہو جاتاہے اور اکثر وبیشتر تحیر عالم جبروت ولاہوت میں ہوتاہے۔ اس کی علامت خاموشی ہے۔

- شریعت ان امور کا بجا آوری ہے جس کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان باتوں سے رکنا ہے جن سے منع کیا گیا ہے۔
- علم شریعت ہے اور اس علم کے مطابق عمل کرنا طریقت ہے اور حقیقت ان دونوں کے مقصود کا حصول ہے۔ جو شخص تین رکھتا ہے اس کے پاس تین ہیں، جو دو رکھتا ہے اس کے پاس دو ہیں اور جو صرف ایک رکھتا ہے اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔
- جو شخص طریقت میں شریعت کی پابندی نہیں کرتا وہ طریقت کی نعمت سے محروم رہتا ہے۔
- توبہ برے کاموں سے بچنے اور اچھے کاموں پر توجہ دینے کو کہتے ہیں نیز بشری کدورتوں اور بنیادی عادتوں سے بھی احتراز کرنا ہے۔
- توبہ کا حکم تمام لوگوں کے لئے ہے لوگ ہر گھڑی توبہ کے دامن سے لپٹے رہیں تا کہ وصول کے گریباں تک رسائی ہو سکے۔ کافر اپنے کفر سے توبہ کریں۔ گناہ گار گناہوں سے تا کہ مخلص اور اطاعت گزاروں میں شامل کئے جائیں۔
- توبہ اتنی پختہ کریں کہ پھر برے افعال میں مبتلا نہ ہوں بلکہ دل میں برے افعال کا خیال بھی نہ ہو۔
- شریعت کی رو سے ظاہری نماز کا تعلق اعضا سے ہے، طریقت کی رو سے باطنی نماز کا تعلق دل کے تفکر سے ہے اور ازروئے حقیقت نمازِ روحانی کا تعلق فیض الٰہی کے ساتھ استغراق سے ہے۔
- خشوع اور خضوع کے بغیر نماز اس جسم کے مانند ہے جس میں روح نہ ہو۔
- نماز کی راحت چھ چیزوں سے حاصل ہوتی ہے۔ دل کی حضوری، معنی کی سمجھ، ماہیت کی تعظیم، خوف، امید اور حیا۔
- نمازِ عادت سے پناہ مانگنا چاہیئے خیالات کے انتشار اور نفسانی وسوسوں سے جو نماز کی حالت میں پیدا ہوتے ہیں استغفار کرنا چاہیے۔

- اگرچہ نماز اسلام کا محض ایک رکن نظر آتی ہے لیکن تفصیل میں جائیں تو اسلام کے پانچوں ارکان اسی میں شامل ہیں۔
- روزہ رکھنے کا مقصد کم خوراکی ہے اگر صائم روزہ رکھے اور رات کو پیٹ کی زنبیل بھرے تو یہ بات باعث شرم ہے۔
- حج دلوں کے کعبے کے طواف کا قصد کرنا ہے اور جہاد نفس کے ساتھ جنگ کرنا ہے۔
- ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے کہ پتھر اور مٹی سے بنے ہوئے کعبے کو ایک نظر دیکھ کر شرف پالیتے ہیں اور واپس چلے جاتے ہیں اور قبلۂ دل پر قطعاً نگاہ نہیں ڈالتے جس پر اللہ تعالیٰ کی ہمہ وقت نظر رہتی ہے۔
- امت کا نام امت اس لئے ہوا کہ وہ بہر طور شارع کے حکم پر مجتمع ہوتی ہے۔
- اعلیٰ ترین دولت و نعمت جس سے انسان سرفراز فرمایا گیا ہے وہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے۔ یہ جماعت میدان الٰہی کے سوار اور مکان نامتناہی کی محافظ ہے اس لیے اس نعمت سے بہرہ مند ہوئی۔
- معنوی انسان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے صفات و تعریفات سے موصوف و معروف ہو اور سلوک کے حقائق نیز درویش کے رموز کے شرف سے مشرف کیا گیا ہو۔ ظاہری انسان وہ ہے جس کی زندگی مذکورہ اوصاف و کمالات کے برعکس ہو اور مجازی اسلام و ایمان سے بھی بہرور نہ ہو۔
- مسافرت میں اگرچہ بہت سی تکالیف اور سختیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں اور لوگ اپنی اصلی وطن سے دور ہو جاتے ہیں لیکن راحت اور خیریت سے قریب رہتے ہیں اور بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

- جو شخص کامل مرد نہ ہو اور اپنی طبیعت کے عیبوں سے واقف نہ ہو وہ سفر اختیار نہ کرے اور تنہا رہے۔
- سفر ہمیشہ جمعرات یا ہفتے کو کرنا چاہیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات اور ہفتے کو سفر پر تشریف لے جاتے تھے اور دعا بھی فرماتے تھے۔ خدایا میری امت کو ان دونوں دنوں کی صبح میں برکت عطا فرما، لہذا جمعرات اور ہفتہ کی صبح مبارک ہے۔
- میں نے موجودات اور مخلوقات سے متعلق جو عجیب و غریب باتیں دیکھی ہیں اگر انہیں بیان کروں تو بعض لوگ یقین نہ کریں۔
- جس نے دیر سے (شدید بھوک کے وقت) کھایا وہ (صحیح) کھانے والا ہے اور جس شخص نے اس طریقے پر نہ کھایا وہ بوجھ اٹھانے والا ہے۔
- کھانا عورت ہے اسے چھپاؤ یعنی اس کے عیب ظاہر نہ کرو۔
- اگر کھانے کے دوران مشائخ کے اقوال اور ان کے حالات جو بھی مجلس کی کیفیت کے مطابق ہو بیان کئے جائیں تو بہتر ہے۔ یہ عمل رافضیوں کے برعکس ہے۔
- روٹی کی عزت کرنی چاہیئے۔ روٹی کی عزت یہ ہے کہ اس پر رکابی اور نمک دان نہ ہو اور نہ نمک دان پر روٹی یہ ایک درجے میں روٹی کو بے حیثیت جاننا ہے۔ اور ہمیشہ زمین پر کھانا چاہیئے۔
- کھانا بے پرواہی اور بے دلی سے نہ کھائے بلکہ حضور دل کے ساتھ کھانا کھانا چاہیئے۔
- کھانا تین طرح کا ہوتا ہے: فرض، سنت، مباح کھانے کی وہ مقدار جو انسان کو ہلاکت سے بچائے فرض ہے اور جتنی غذا عبادت یا پیشہ کے لئے ضروری ہو سنت ہے اور پیٹ بھر کھانا مباح ہے لیکن سیری سے زیادہ کھانا حرام ہے۔
- رات کا کھانا کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے اس لئے کہ اس ضعف اور بڑھاپا پیدا ہوتا ہے۔

- اہل ریاضت ہمیشہ نفس کشی نہیں کرتے بلکہ کبھی کبھی اس کی مراد بھی پوری کردیتے ہیں۔ یہ سختی مبتدیوں کے لئے ہے۔ کامل حضرات کے لئے لذیذ چیزوں کا کھانا پینا مانع ریاضت نہیں ہے۔
- مہمان کے قدموں کی تشریف کے سبب میزبان کے گھر میں بے حد برکت ہوتی ہے۔ امید ہے کہ میزبان جس شئے سے مہمان کی ضیافت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسی روز اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے۔
- جب مہمان گھر آئے تو سنت یہ ہے کہ گھر میں جو کچھ موجود ہو اس کے سامنے رکھے۔ زیادہ تکلف کا قصد نہ کرے کہ مشکلات پیدا ہوتی ہے۔ البتہ اگر قدرت ہے تو مناسب حال تکلف کیا جاسکتا ہے۔
- اگر کوئی شخص کسی سے ملاقات کرنے آئے تو اس کے پاس کھانے کے جو چیز ہو پیش کردے خواہ تھوڑے سے چنے ہوں اگر کچھ نہ ہوں تو ایک پیالہ پانی یا شربت پیش کرے۔
- جب دستر خوان پر روٹی رکھیں تو اسی روٹی سے کھانے کی ابتدا کریں اور سالن کا انتظار نہ کریں۔ سالن کا انتظار روٹی کی توہین ہے اور حد درجہ ممنوع ہے۔
- عبادت کے دس حصے ہیں اس میں نو حصے خلق سے دوری اور ایک حصہ خاموش رہنا ہے۔
- گروہ صوفیہ اور زمرۂ علیہ کے نزدیک سب سے بہترین نوافل اور خوب ترین شغل تہجد کی نماز ہے۔ تمام مشائخ اور علماء نے اس نیک وقت اور پاکیزہ ساعت کے فوائد حاصل کئے ہیں۔ اسے سعادت دارین اور عبادت کونین کا سبب جانا ہے۔
- تہجد کی نماز اللہ تعالیٰ کی محبت کی کنجی ہے یہ صدیقوں کا نور نظر ہے یہ فرائض میں کمی ہوجانے کی تلافی کرتی ہے اور یہ صالحین کے آداب میں سے ہے۔
- رات کے پچھلے پہر جاگنے کا اس قدر فائدہ ہے کہ اگر کوئی شخص گناہوں میں مشغول ہو تب بھی فیض سے محروم نہ رہے گا۔

- مجھے جو دینی سعادت اور یقینی افادات حاصل ہوئی ہے تمام کی تمام پچھلے پہر جاگنے کی برکت سے عطا ہوئی ہے۔
- زہد خالص نفس سے علیحدہ ہو جانا ہے۔
- توکل (درحقیقت اپنے) معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے۔ (اللہ فرماتا ہے) جو اللہ پر بھروسہ کرے اللہ کے لئے کافی ہے۔
- درحقیقت متوکل وہ شخص ہوتا ہے جس کی نظر اسباب پر نہ ہو بلکہ اسباب پیدا کرنے والے پر ہو۔
- متوکل کی تین علامتیں ہیں۔ اول سوال نہ کرے، دوسرے فتوح آئے تو واپس نہ کرے اور تیسرے جو آئے اس کو جمع نہ کرے۔
- اکثر مشائخ نے ہمیشہ دست کاری کے ذریعے روزی کمائی ہے اور دل و جان سے اس پر عمل کیا ہے۔
- وہ عزیز بندہ جس سے مسبب (اللہ تعالیٰ) اسباب لیتا ہے وہ حق تعالیٰ کے رضا کا منتظر رہتا ہے اور ہر صورت حال میں کسی قسم کی تدبیریں نہیں کرتا کہ تدبیر میں آفت اور سپردگی میں سلامتی ہے۔
- شیطان ہر شکل کے مشابہ ہو کر سامنے آسکتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں نہیں۔
- کنجوسی اپنے ذمے حق کو ادا کرنے سے رک جانا ہے اور سخاوت اللہ تعالیٰ کے راہ میں واجب کے ساتھ نفس کو فنا کرنا ہے۔
- اگر ایثار کی تفصیل میں درختوں کے پتے ایک ضخیم کتاب اور سمندر کی پانی روشنائی بن جائیں تو ایک حرف سے زیادہ نہیں لکھا جاسکتا۔ خدا نہ کرے کہ کوئی بندہ صفت بخل سے موصوف ہو۔
- اللہ کی پناہ! اللہ کی پناہ! اگر میں اپنے احباب واصحاب کے بارے میں سنوں کہ ان اوصاف (بخل / کنجوسی) کا ایک شمہ اُن میں ہے تو اپنی بیعت اور خلافت کے بندھن سے آزاد کر دوں گا۔

- خدا ہر مسلمان کو بخل سے بچائے اس لئے کہ بخل کافروں کی خصوصیت ہے۔
- بری رسم فی الحقیقت شریعت کے اصولوں کے مطابق نہیں ہوتی اس لئے ناپسندیدہ اور نامقبول ہوتی ہے۔
- واعظوں کی باتیں سننا اور نصیحت کرنے والوں کی نصیحتوں کا علم حاصل کرنا خوشگوار نعمت ہے اور یہ نعمت کسی کسی کو حاصل ہوتی ہے۔
- جو شخص ریاضت و مجاہدہ نہ کرے گا اس کو دولت مشاہدہ نہیں حاصل ہو سکتی۔
- غصہ بدترین خصلت و علامت ہے جس سے وصول کی نعمت میں زوال ہونے لگتا ہے اور حصول میں کمی واقع ہوتی ہے۔ ہر حال میں اس عادت سے گریز کرنا چاہیئے۔ اللہ کی پناہ! اگر کسی سے یہ فعل کسی بھی نوعیت سے سرزد ہو جائے تو اسے فوراً استغفار کرنا چاہیئے۔
- مخلوق میں انسانوں کے تعلق سے پسندیدہ اور بہترین صفت شفقت کرنا ہے۔ جسے یہ نعمت کلی طور پر حاصل ہو جائے اسے ثمرۂ حقیقت بھی بخشا جاتا ہے۔
- شریعت کے معاملات اور طریقت کے کام چونکہ شریعت کے اصول پر مبنی ہے۔ اس لئے انہیں ظاہر شرع کے مطابق انجام دیا جائے۔
- مومن وہ ہے جو ہر حال میں مبتدا پر یقین کرنے والا ہو۔
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لائق وہ شخص ہوتا ہے جو شریعت کے تمام باریکیوں کا عالم ہو اور ان تمام باریکیوں پر عمل کرتا ہو کہ وہ اس تنبیہ کے تحت نہ آسکے لم تقولون مالا تفعلون (کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں)۔
- امر بالمعروف اور وعظ کے سلسلے میں واعظ کو خاص طور پر نرم مزاج اور نفع رساں ہونا چاہیے۔

- بہت سے مسائل ہیں جنہیں علماء پوشیدہ رکھتے ہیں انہی بیان نہ کرنا ہی فرض ہے اسی بنا پر فقہ کی کتابوں میں تحریر ہے یہ مسئلہ جاننے کے لائق ہے اور فتویٰ دینے کے لائق نہیں ہے۔
- امام بنی کا نائب ہوتا ہے ۔ ولی راستے کا مددگار اور رسول اللہ ﷺ کے بارگاہ سے متصل ہوتا ہے اور اپنے قول و فعل میں نبی کا تابعدار ہوتا ہے۔
- نفس تاریک غبار ہے جو دل سے اٹھتا ہے، روح نورانی جوہر ہے اور جسم فانی تاریکی ہے۔
- قبض ارواح کی تکلیف لوگوں کے درجات کی نسبت سے ہوتی ہے بعض بزرگوں کی روح اتنی آسانی سے ہوتی ہے جیسے شربت پیتے ہیں یہ نصیب چند اہل نعمت کو حاصل ہوتا ہے۔
- مسلمانوں میں جس کسی کو شکستگی پیش آئے اور اس سے ایمان میں سستی پیدا ہو تو ہرگز مایوس نہ ہو کیونکہ اس (صبر و آزما) واقعے میں فتح و نصرت کی بشارت مضمر ہوتی ہے۔

برائے ایصال ثواب

دادی جان بی بی سلیم النساء مرحومہ

۲۰ ذی الحجہ ۱۴۲۶ ہجری بمطابق ۲۱ جنوری ۲۰۰۶

پیغام امام اہلسنت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ

پیارے بھائیو! تم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو، دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے آئمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور اس کی شان میں ادنی توہین پاؤ پھر وہ کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً جدا ہو جاؤ جس کی بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ کیسا ہی معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)

فاتحہ سلطان الاولیاء محبوب یزانی وعبدالرزاق نورالعین قدس سرہ

بروح اقدس حضرت سلطان الاولیاء درۃ تاج الاصفیاء عمدۃ الکاملین زبدۃ الواصلین، عین عیون محققین، وارث علوم انبیاء و مرسلین، کان عرفان، جان ایمان، منبائے خاندان چشتیہ، منشائے دودمان بہشتیہ، تارک المملکۃ و الکونین، مرشد الثقلین، اولاد حسین شہید کربلا، رنوردیدہ فاطمہ زہرا،

جگر گوشہء علی مرتضےٰ، نبیرہ حضرت محمد مصطفےٰ، سالک طرق طریقت، مالک ملک حقیقت، مقتدائے اولیاء روز گار، پیشوائے اصفیاء کبار، صدر بار گار کرامت مقتدائے کنتم خیر امۃ اخرجت واقف رموز حقائق الٰہی، کاشف و قائق لا متناہی، سیمرغ قاف قطع علائق، شہباز فضائے حقائق، شمع شبستان ہدایت، مہر انور اوج ولایت، ملاذ ارباب شوق و عرفاں، معاذ اصحاب ذوق وجداں، مقتدیٰ الانام، شیخ الاسلام، حافظ قراءت سبعہ جہاں گست حدود اربعہ، مقیم سرا وقات جلال مہبط تجلیات جمال الذی من اقتدی بہ فقد اہتدی ومن خالف فقد ضل و غویٰ متابعوۃ سالکون و مخالوۃ ھالکون وھو الواقففی مقام القطبیۃ والمتمکن فی مرام الغوثیہ، مظہر صفات ربانی، مورد الطاف سبحانی حضرت شاہ مردان ثانی مخاطب بہ خطاب محبوب یزدانی، سیدنا و مولانا و شفاء صدورنا و طیب قلوبنا مقتدائے اولیاء کثیر حضرت امیر کبیر مخدوم سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی نور بخشی النورانی سرہ العزیز وبروح اقدس حضرت قدوۃ الابرار عمدۃ الاخیار سرو گلستاں حسنی الحسینی، نہال بوستاں بنی المدنی نوردیدہ حضرت محبوب سبحانی سرور سینہ سید عبدالقادر جیلانی، مظہر اسرار اشرفی، منظر انظار شکرفی حاجی الحرمین الشریفین، مخاطب بہ خطاب نورالعین، زبدۃ الآفاق مرضی الاخلاق مہبط انوار مشیخت علی الاطلاق حضرت سید عبدالرزاق نورالعین رضی اللہ عنہ مع جمیع خلفاء ومریداں یکبار فاتحہ وسہ بار اخلاص باصلوات بخوانید۔

دعوت عمل

ا. ایمان کی حفاظت کے لئے اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان قدس سرہ اور دیگر علماء اہلسنت و جماعت کی کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔

۲. مسلک اہل سنت وجماعت اور مشرب قادریت یا چشتیت یا سہروردیت یا نقشبندیت پر مضبوطی سے قائم رہیں اور بد مذہبوں کی صحبت سے بچیں۔

۳. فرائض وواجبات کی ادائی کو ہر کام پر اولیت دیجئے اس طرح حرام ومکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیاو آخرت کی بھلائی ہے۔

۴. فریضۂ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائی کے برابر نہیں ہے۔

۵. پنجگانہ نمازیں اپنے قریب کے مسجدوں میں ادا کریں اور امام صاحب کا بھی خیال رکھا کریں کیونکہ وہ قوم کا رہبر ورہنماء ہے۔

۶. حتی الامکان شریعت مطہرہ کی پابندی کریں۔

۷. خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنائیے۔

۸. اپنی زبان، ہاتھ یا کسی اور طریقے سے ہر گز ہر گز کسی کو تکلیف نہ پہونچائیں۔

۹. قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا ہے۔ کتابوں میں ہے کہ جو دنیا میں تقریباً تین پیسے قرض دبالے گا بروز قیامت اس کے بدلے سو سات باجماعت نماز دینی پڑ جائیں گی۔

۱۰. خیال رہے کہ آپ سے حقوق العباد میں کوتاہی نہ ہو۔

۱۱. قرآن کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب ومفاہیم سمجھنے کے لیے کلام پاک کا بہترین ترجمہ کنزالایمان از امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قدس سرہ پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

۱۲. اپنے اپنے مشرب کے شجرہ شریف میں دئے گئے وظائف میں جتنا ہو سکے اس کی پابندی کریں۔

۱۳. ہر قمری مہینے کی چھٹی تاریخ کو خواجۂ خواجگاں حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ، گیارہ تاریخ کو غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور اٹھائیس تاریخ کو

غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کی فاتحہ کا اہتمام کریں۔

۱۴. فاتحہ، عرس، میلاد شریف، شادی بیاہ اور اس طرح کی تمام تقریبات میں کھانے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علمائے اہل سنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔

۱۵. اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہونچانے کے لئے تمام سنی تنظیموں اور تحریکوں شمولیت اختیار کیجئے۔

۱۶. ہر شہر میں سُنّی رسالے، لیٹریچر یا کتابیں فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔

۱۷. اسلامی بہنوں کی تعلیم و تربیت کے لیے کم سے کم ہر ماہ اپنے قرب وجوار میں اجتماعات کا اہتمام کیجئے۔

۱۸. مزارات پر الٹی سیدھی حرکتیں کرنا مثلاً بے پردہ عورتوں کا جانا، ناچ گانا کرنا، چرس پینا، جگہ جگہ جعلی عاملوں اور جعلی پیروں کی بورڈ ہونا وغیرہ۔ ان سب کاموں کو اہلسنت و جماعت پر ڈال کر بدنام کرے کی ناپاک کوشش کی جاتی ہے لہذا ان تمام خرافاتوں سے پاک کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

۱۹. کوئی شخص مزارات اولیاء پر جاکر سجدہ یا طواف کرتا ہے تو اسے سختی سے روکا جائے اور انہیں اہلسنت و جماعت کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔

۲۰. آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ کی رکنیت قبول کیجئے، رکنیت فارم دفتر سے طلب کیجئے۔

آخر میں.................................

اللهم اختم لنا بحسن الخاتمه ولاتختم علينا بسوء الخاتمه اللهم ارزقنی شهادة فی سبیلك واجعل موتی فی بلد رسول لك صلی الله علیه وسلم وصلی الله علی خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

موت آئے درِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدؔ

ورنہ تھوڑی سی زمیں ہو شہ سمناں کے قریب

فقیر قادری گدائے اشرفؔ سمناں

آلِ رسول احمد الصدیؔقی الاشرؔفی القاؔدری کٹیہاؔری

ابن

شیخ محمد عتیق الدین الصدیقی اشرفی

(المملکة العربیة السعودیه)

۲۷ صفر المظفر ۱۴۳۷ ہجری بروز جمعرات بعد نماز مغرب

Please Like, Download, Share and Subscribed
For Eisal e Sawaab All Muslims (Sunni Muslims)

YouTube Channel
http://www.youtube.com/c/AaleRasoolAhmad
Follow on twitter
www.twitter.com/aaleashrafi
Email
aalerasoolahmad@gmail.com
Facebook: www.facebook.com/aalerasoolahmad
Blogger
www.aalerasoolahmad.blogspot.com
Scribd: www.scribd.com/aale8rasool8ahmad
Slideshare: www.slideshare.net/mdalerasool
Priterest: www.pinterest.com/aalerasoolahmad

Note: if you find any typing mistake or wrong reference Please inform above address In Sha Allah I will edit very soon. جزاك الله خیرا واسعا
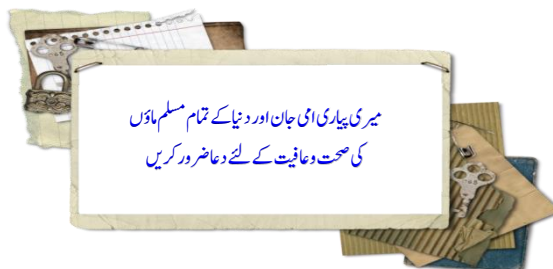
Introduction to AIUMB

All India Ulama & Mashaikh Board (AIUMB) has been established with the basic purpose of popularizing the message of peace of Islam and ensuring peace for the country and community and the humanity. AIUMB is striving to propagate Sunni Sufi culture globally .Mosques, Dargahs, Aastanas, and Khanqwahs are such fountain heads of spirituality where worship of God is supplemented with worldly duties of propagating peace, amity, brotherhood and tolerance.

AIUMB is a product of a necessity felt in the spiritual, ethical and social thought process of Khaqwahs.Khanqwahs also have made up their mind to update the process and change with the changing times. As it is a fact that Khanqwahs cannot ignore some of the pressing problems of the community so the necessity to change the work culture of these centers of preaching and learning and healing was felt strongly. AIUMB condemns all those deeds and words that destabilize the country as it is well known that this religion of peace never preaches hatred .Islam is for peace. Security for all is the real call. AIUMB condemns violence in all its form and manifestation and always ready to heal the wounds of all the mauled and oppressed human beings. The integral part of the manifesto of AIUMB is peace and development. And that is why Board gives first priority to establish centers of quality modern education in Sunni Sufi dominated ares of the country. The other significant objectives of the Board are protection of waqf properties, development of Mosques, Aastanas, Dargahs and Khanqwahs.

This Board is also active in securing workable reservation for Muslims in education and employment in proportion to their population. For this we have been organizing meetings in U.P, Rajasthan, Gujrat, Delhi, Bihar, West Bengal, Jharkhand, Chattisgadh, Jammu& Kashmir, and other states besides huge Sunni Sufi conferences and Muslim Maha Panchayets . Sunni conference (Muradabad 3rd Jan 2011)Bhagalpur(10th May 2010) and Muslim Maha Panchayet at Pakbara Muradabad (16th October 2011) and also Mashaikh e tareeqat conference of Bareilly (26th November 2011) are some of the examples.

HISTORICAL FACT AND THE NEED OF THE HOUR

The history of India bears witness to that fact that when Alama Fazle Haq Khairabadi gave the clarion call to fight for the freedom of our country all the Khanqahs and almost all the Ulama and Mashaikh of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat rose in unison and gave proof of their national unity and fought for Independence which resulted in liberation of our country from British rule.

But after gaining freedom, our Khanqahs and The Ulama of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat went back to the work of dawa and spreading Islam, thinking that the efforts that were undertaken to gain freedom are distant from religion and leaving it to others to do the job. Thus the Independence for which our Ulama and Mashaikh paid supreme sacrifice and laid down their lives resulted in us being enslaved and thereby depriving us legimative right to participate in the governance of our country.

After the Independence hundreds of issues were faced by the Umma, whether religious or economic were not dealt with in a proper way and we kept lagging behind. During the lat 50 years or so a handful of people of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat could become MLA's, MP's and minister due to their individual efforts lacking all along solid organized community backing as a result of which Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat remained disassociated with the Government machinery and we find that we have not been able to found foothold in the Waqf Board, Central Waqf Board, Hajj Committee, Board for Development of Arbi, Persian & Urdu or Minorities Commission. Similarly when we look towards political parties big or small we see a specific non-Sunni lobby having strong presence. In all the Institution mentioned above and in all political parties Sunni presence is conspicuous by its absence.

Time and again Ulama and Mashaikh have declared that the Sunni's constitutes a total of approximately 75% of all Muslim population. This assertion have lived with us as a mere slogan and we have not been able to assert ourselves nor have we made any concerted efforts to do so.

It is the need of the hour that The Ulama and Mashaikh should unite and come on single platform under the banner of Ahl-E- Sunnah Wal-Jamaat to put forward their message to the Sunni Qaum. To propagate our message Sunni conferences should be held in the District Head Quarters and State Capitals at least once a year to show our strength and numbers this is an uphill task and would require huge efforts but rest assured that once we do that we shall be able to demonstrate our number leaving the non-Sunni way behind thereby changing the perception of political parties towards us and ensuring proper representation in every field.

AIMS AND OBJECTIVES OF AIUMB

- To safeguard the right of Muslim in general and Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in particular.

- To fight for proper representation of responsible person of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in national and regional politics by creating a peaceful mass movement.

- To ensure representation of Sunni Muslim in Government Organization specially in Central Sunni Waqf Boards and Minorities Commission.

- To fight against the stranglehold and authoritarianism of non-Sunni's in State Waqf Board.
- To ensure representation of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in the running of the state waqf board.

- To end the unauthorized occupation of the Waqf properties belonging to Dargahs, Masajids, Khanqahs and Madarasas, by ending the hold of non-Sunni's and to safeguard Waqf properties and to manage them according to the spirit of Waqf.

- To create an envoirment of trust and understanding among Sunni Mashaikh, Khanqahs and Sunni Educational institution by realizing the grave danger being paced by Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat. To rise above pettiness, narrow mindedness and short sightedness to support common Sunni mission.

- To work towards helping financially weak educational institutions.

- To provide help to people suffering from natural calamities and to work for providing help from Government and other welfare institutions.

- To help orphans, widows, disabled and uncared patients.

- To help victims of communalism and violence by providing them medical, financial and judicial help.

- To organize processions on the occasion of Eid-Miladun-Nabi (SAW) in every city under the leadership of Sunni Mashaikh. To restore the leadership of Sunni Mashaikh in Juloos-E-Mohammadi (SAW) wherever they were organized by Wahabi and Deobandis.

- To serve Ilm-O-Fiqah and to solve the problem in matters relating to Shariah by forming Mufti Board to create awareness among the Muslims to understand Shariah.

- To establish Interaction with electronic and print media at district and state level to express our viewpoint on sensitive issues.

Ashrafe–Millat Hazrat Allama Maulana Syed Mohammad Ashraf Kichhowchhwi
President & Founder All India Ulama & Mashaikh Board
Email: ashrafemillat@yahoo.com
Twitter: www.twitter.com/ashrafemillat
Facebook: www.facebook.com/AIUMBofficialpage Website: www.aiumb.com

Head Office :
20, Johri Farm,
2nd Floor, Lane No. 1
Jamia Nagar, Okhla
New Delhi India -25
Cell : 092123-57769
Fax : 011-26928700
Zonal Office:
106/73-C,
Nazar Bagh, Cantt. Road,
Lucknow Uttar Pradesh India.
Email : aiumbdel@gmail.com

ان شاء اللہ عزوجل
اردو اور عربی زبان میں بہت جلد آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔
اشرفی
پنجسورہ

حضرت سیدنا امام حسین اور یزید پلید بن معاویہ خالدی اموی

हुज़ूर का साया न था

حیات سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ

خانوادۂ اشرفیہ کی عالمی درسگاہیں
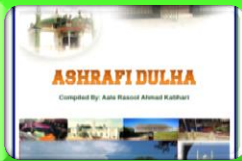
Ashrafi Dulha (Roman Urdu)

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ عنہ
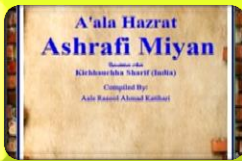
A'ala Hazrat Ashrafi Miyan (English)

देवबंदियों की
रसूल दुश्मनी की ताज़ा मिसाल

Devbandi Vs Devbandi

فیشن اور پردہ
مؤلف حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی

इमाम अहमद रज़ा खां अलैहिर्रहमा
देवबंदियों की नज़र में (हिंदी)

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام کون؟

زکوۃ اور صدقۂ فطر

Ashrafi Dulha (Roman Urdu)

شب برات آزادی کی رات

Aala Hazrat Aur Radd e Bid'at
(Roman Urdu)

अक़ीदा ए इल्म ए गैब
और देवबंद की क़लाबज़ियाँ (हिंदी)

کرامات سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نور بخشی قدس سرہ

Scribd: www.scribd.com/aale8rasool8ahmad
Slideshare:www.slidshare.net/mdalerasool
www.archive.com/aale_rasool_ahmad
www.aalerasoolamad.blogspost.com